ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

قادیانیوں کی آماجگاہ

کراچی کو چھوٹا لبنان کون بنا رہا ہے۔

اداریہ

جلد ۱۴ شمارہ ۱۱

شمائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اللیث عن معٰویة بن صالح عن عبداللہ ابن ابی قیس سالت عائشة عن قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکان یسر بالقراءة ام یجھر قالت کل ذٰلک قدکان یفعل ربما اسر و ربما جھر قلت الحمد للہ جعل فی الامر سعة۔

عبداللہ ابن قیس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف آہستہ پڑھتے تھے یا پکار کر؟ انھوں نے فرمایا کہ دونوں طرح معمول تھا۔ میں نے کہا الحمد للہ اللہ کا شکر و احسان ہے جس طرح ہر طرح سہولت عطا فرمائی کہ بمقتضائے وقت جیسا مناسب ہو آواز سے یا آہستہ اسی طرح پڑھ سکے۔

فائدہ یہ سوال جیسا کہ جامع ترمذی شریف کی روایت میں تصریح ہے تہجد کی نماز کے بارے میں تھا۔ اور اس کے جواب میں حضرت عائشہ رضؓ کا یہ فرمانا کہ دونوں طرح معمول تھا۔ یعنی آواز سے بھی اور آہستہ بھی اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک رات میں بھی دونوں طرح معمول تھا۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ کسی رات میں آواز سے پوری نماز پڑھنے کی نوبت آتی تھی۔ اور کسی رات میں آہستہ نماز پڑھ لیتے تھے۔ دونوں صحیح ہیں اور تہجد میں دونوں طرح پڑھنے کی نوبت نہیں ہے۔ وقت کی مناسبت سے بسا اوقات آواز سے پڑھنا افضل ہوتا ہے بالخصوص جہاں دوسروں کی ترغیب کا سبب بنے یا نشاط پیدا ہوتا ہو اور جہاں کسی کی تکلیف کا احتمال ہو یا ریا کا خاتمہ ہو وہاں آہستہ پڑھنا اولیٰ ہوتا ہے۔ جہر سے پڑھنے میں دوسروں کی تکلیف کی رعایت ضروری ہے اور کسی وقت دونوں برابر ہوں تو معمولی جہر اولیٰ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا معمول تہجد میں آہستہ پڑھنے کا تھا اور حضرت عمر رضؓ بلند آواز سے پڑھتے تھے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں حضرات رضؓ پر گزر ہوا۔ دونوں کا حال دیکھا صبح کو جب دونوں حضرات رضؓ حاضر خدمت ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تذکرہ فرمایا ابوبکر رضؓ میں تمہارے پاس سے گذرا تم بہت آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں جس ذات پاک سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ سن ہی رہا تھا۔ پھر حضرت عمر سے فرمایا کہ تم بہت بلند آواز سے پڑھ رہے تھے انہوں نے عرض کیا کہ غفلت سے سونے والوں کو جگانا اور شیطان کو اپنے سے دور رکھنا مقصود تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حضرات رضؓ کی تصویب فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے فرمایا کہ تم اپنی آواز کو تھوڑا سا بڑھا لیا کرو اور حضرت عمر رضؓ سے فرمایا کہ تم ذرا آہستہ کرو۔

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا وکیع حدثنا مسعر عن ابی العلاء العبدی عن یحیٰی بن جعدة عن ام ھانی قالت کنت اسمع قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل وانا علیٰ عریشی۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد حرام میں) قرآن شریف پڑھتے تھے اور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کی آواز رات کو اپنے گھر کی چھت پر سے سنا کرتی تھی۔

فائدہ یعنی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہایت صاف صاف بلند آواز سے پڑھتے تھے کہ میں اپنے مکان سے سن لیتی تھی۔ رات کے وقت آواز ویسے بھی دور تک جایا کرتی ہے اور پھر مکان کی چھت پر تو اور بھی صاف ہو جاتی ہے بالخصوص جب مکان قریب ہو۔

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابوداؤد انبانا شعبة عن معاویه ابن قرة قال سمعت عبداللہ بن مغفل یقول رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ ناقتہ یوم الفتح وھو یقرء انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال فقرء ورجع قال و قال معٰویة بن قرة لولا ان یجتمع الناس علی لاخذت لکم فی ذٰلک الصوت او قال اللحن

باقی صفحہ ۳۹ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

مدیر مسئول
عبدالرحمن یعقوب باوا

۹ تا ۱۵ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ
۲۸ جون تا ۴ جولائی ۱۹۸۵ء

ختم نبوت

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

بدل اشتراک

سالانہ /۷۰ روپے — ششماہی /۴۰ روپے
سہ ماہی /۲۰ روپے
فی پرچہ : ۲ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون نمبر :- ۷۱۱۹۷۱

اس شمارے میں

۱۔ خصائل نبویؐ — ۲
۲۔ دورۂ افریقہ — ۳
۳۔ اعتراضات کا جواب — ۷
۴۔ ابتدائیہ — ۵
۵۔ حضرت مولانا عبدالرشید طالوتؒ — ۱۱
۶۔ کلمہ دوستی — ۱۳
۷۔ وہ قادیانی کہلانے سے الرجک کیوں ہیں — ۱۶
۸۔ استقبالیہ — ۱۸
۹۔ اخبار ختم نبوت — ۲۰
۱۰۔ بزم ختم نبوت — ۲۳

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد/راولپنڈی	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
لاہور	ملک کریم بخش
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی
ملتان	عطاء الرحمن
بہاولپور	ذبیح فاروقی
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد ازا
پشاور	نور الحق نور
مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
ڈیرہ اسماعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
کوئٹہ	نذیر تونسوی
حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
کنڈی	ایم عبدالواحد
سکھر	ایچ غلام محمد
ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدل اشتراک : برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبدالرحمن یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی سے چھپوا کر 29/A ساؤتھ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

رپورٹ منظور احمد الحسینی

قسط نمبر ۱۵

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد کا

دورہ افریقہ

قادیانیوں کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر اور مرزا رفیع احمد ۱۹۸۲ء میں مرزا ناصر کے مرنے پر "قادیانی خلافت" کے الیکشن کے سلسلے میں ربوہ میں جو طوفان بدتمیزی برپا ہوا کہ مرزا رفیع اور اس کے قادیانی ساتھیوں کے ساتھ مرزا طاہر کے رفقا قادیانیوں نے خوب غنڈہ گردی کی، ان کو کمرے میں بند کر دیا اور خوب زدوکوب کیا۔ ان کے اس جھگڑے سے قادیانیوں میں آپس میں نفرت پھیل گئی۔

محترم باوا صاحب نے زور دیتے ہوئے کہا ہم پاکستان میں رہتے ہیں اور مسئلے کو بخوبی جانتے ہیں۔ ہمارے پاس مرزا قادیانی کی ابتدائی کتب سے لے کر آج تک کا سارا لٹریچر موجود ہے اگر کوئی شخص دل کھول کر غیر جانبداری سے بغور مطالعہ کرے تو انشاءاللہ اس پر قادیانیت کی حقیقت کھل جائے گی اور وہ قادیانیت کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائے گا۔

قادیانی کے مرکز ربوہ میں جہاں مسلمان پہلے داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اب کافی تعداد میں پہنچ چکے ہیں۔ یہاں مسلمانوں نے اب تک پانچ مسجدیں بنائی ہیں۔ ۱۹۷۴ء کے بعد ربوہ کی سب سے پہلی جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن پر تعمیر کی گئی جو مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلمانوں کے تعاون سے تعمیر کی۔ ۱۴ سے ۱۵ خاندان مسلمان ہو چکے ہیں۔ ربوہ کے قادیانیوں پر حقیقت کھل چکی ہے۔ بیرونی قادیانی "پروپیگنڈے" کی وجہ سے سمجھ رہے ہیں کہ ربوہ کے رہائشی شاید بڑے آرام میں ہیں جبکہ ربوہ کے رہائشیوں پر قادیانی ایل فیملی نے ظلم و استحصال کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ربوہ کی تمام زمین انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ اگر کوئی قادیانی اسلام ہونا چاہتا ہے تو اس کو اپنے ذاتی مکان سے نکال باہر کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اپنے مکان کا ملبہ اٹھا کر لے جاؤ۔ ہم ربوہ کے مظلوم قادیانیوں کے حق میں حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر ربوہ میں رہنے والے قادیانیوں کو زمین کی ملکیت کا حق دے دیا جائے "تو ہمارا دعویٰ ہے کہ آدھے سے زیادہ قادیانی" مسلمان ہو جائیں گے۔

محترم باوا صاحب نے زور دے کر کہا کہ حدیث شریف بتلاتی ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو ان کے دور میں ہر طرف امن وامان ہوگا یہاں ہر طرف امن وامان کا یہ حال ہے کہ دو عالمی جنگیں لڑی جا چکی ہیں اور تیسری کی تلوار سر پر لٹک رہی ہے۔ کیا مرزا کی بشر قدمی کے یہی آثار ہیں؟ دنیا میں امن وامان کا قیام تو دور کی بات ہے خود مرزا فیملی اور ان کے ماننے والوں میں بے انتہا جھگڑے ہیں۔ قادیانی پہلے قادیان میں ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوتے تھے۔ اور اب ربوہ میں استحصالی چکی میں پس رہے ہیں۔

ہماری جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک ادنیٰ مبلغ کا بھی مرزا طاہر مقابلہ نہیں کر سکتا فیصل آباد اور کراچی میں ہمارے مبلغین مرزا طاہر کو لاجواب کر چکے ہیں۔ ایک چھوٹے سے چھوٹا مجلس تحفظ ختم نبوت کا مبلغ بڑے سے بڑے قادیانی مربی کو لاجواب کر سکتا ہے۔

محترم باوا صاحب نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگر کسی کمپنی کا ادنیٰ عہدہ کا غیر مسلم ملازم کسی کو گالی دے، برا بھلا کہے تو کمپنی کے مالک اس کو رکھنے کے روادار نہیں بلکہ اس کو نکال باہر کرتے ہیں۔ کیونکہ گالیاں بکنا انتہائی بداخلاقی اور انسانیت پر بدنما داغ ہے۔ چہ جائیکہ مسلمان ایمان والا شخص جھوٹ بولے، کسی کو گالی دے۔ حدیث میں ہے کہ مومن طعنہ باز، لعنت کرنے والا، گالی بکنے والا اور بے حیا نہیں ہوتا "مشکوٰۃ"

اس کے برعکس ہم مرزا قادیانی کی زندگی کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو وہ کذاب، دجال، افاک ہونے کے ساتھ ساتھ بدزبانی اور گالیاں دینے میں یدطولیٰ رکھتا ہے۔ اپنی کتاب نور الحق جلد اول کے آخری صفحات میں مسلمانوں پر ایک ہزار مرتبہ لعنت لکھی ہے۔ دیگر تصانیف میں انبیاء کرام اور تمام علماء دین کے خلاف انتہائی گندی اور غلیظ زبان استعمال کی ہے۔ ہمارے علماء نے مرزا کی گالیوں کو با حوالہ ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے جس کا نام "مغلظات مرزا" ہے میں سامعین کرام کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس کو ضرور پڑھیں اس کتاب کو پڑھ کر آپ سمجھ جائیں گے کہ ایسا شخص شریف انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں ہے۔ چہ جائیکہ نبی، مجدد وغیرہ اور نہ ہی کوئی شریف ایسے کمینہ پاپی کی پیروی کر سکتا ہے اور نہ ہی قبول کر سکتا ہے۔

محترم باوا صاحب نے مجلس مذاکرہ میں موجود نوجوان قادیانیوں کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کیونکہ پاکستان سے ہزاروں میل دور رہتے ہیں اور "دور کے ڈھول سہانے" کے مصداق "سب اچھا" سمجھ رہے ہیں۔ اگر آپ ربوہ جائیں تو آپ پر حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ وہاں کے قادیانیوں کی زندگی میں کتنی بے رونقی اور گھٹن ہے۔

باقی ص ۔۔ پر

کراچی کو چھوٹا "لبنان" کون بنائے گا

قادیانی اب روپے کی لڑائی لڑنا چاہتے ہیں۔

قومی اسمبلی کے رکن ریٹائرڈ ایئر مارشل نور خان نے ایک بیان میں کراچی کے ہنگاموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ

"کراچی چھوٹا لبنان بننے والا ہے"

جناب نور خان فضائی فوج کے کمانڈر رہ چکے ہیں، انہوں نے جو کچھ کہا حالات کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد ہی کہا ہے ـــــ گذشتہ دنوں کراچی میں جو حالات و واقعات رونما ہوئے ان کی شدت سے موصوف کے اس بیان کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ ان کے علاوہ کچھ دوسرے ذمہ دار حضرات نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کراچی کو چھوٹا لبنان کون بنانا چاہتا ہے؟ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہمیں لبنان کے حالات پر غور کرنا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ لبنان میں حالات کب خراب ہوئے اور کس مقصد کے لئے کئے گئے۔

فلسطین کا مسئلہ یوں تو پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے لیکن پڑوسی ہونے کی حیثیت سے، سب سے زیادہ عربوں کا ہے ـــــ مغربی استعمار نے دو حرامی بچوں کو جنم دیا تھا ایک اسرائیل اور دوسرا مرزائیل اسرائیل کو پیدا کر کے فلسطین کی سرزمین پر پھینک دیا گیا ہے جبکہ مرزائیل کے بارے میں غور و خوض جاری ہے کہ اسے کہاں پھینکا جائے۔

لبنان کی خانہ جنگی کا مقصد صرف یہ تھا کہ عربوں کی توجہ اسرائیل سے ہٹ جائے اور وہ اپنی تمام تر توانائیاں لبنان پر صرف کر دیں چنانچہ لبنان آگ میں جل رہا ہے اور مغربی استعمار تماشا دیکھ رہا ہے ـــــ ساتھ ہی ساتھ اسرائیل کی حفاظت بھی کر رہا ہے اور اس کے ناز نخرے بھی برداشت کر رہا ہے ـــــ لبنان میں ۱۹۷۴ء سے پہلے امن و امان تھا۔ عیسائی بھی رہتے تھے، مسلمان بھی رہتے تھے، سنی بھی تھے، شیعہ بھی تھے لیکن ان کے درمیان معمولی کاروباری جھگڑوں کے علاوہ وسیع پیمانے پر لڑائی مارکٹائی یا خانہ جنگی کی نوبت نہیں آئی تھی یہ اس وقت پیدا ہوئی جب قادیانی پاکستان سے دھڑا دھڑ پہنچ کر اسرائیلی فوج خصوصاً جاسوسی فوج میں شامل ہوئے چونکہ ان کے چہرے مہرے اور عادات و اطوار مسلمانوں جیسے ہیں اس لئے ان پر جاسوس ہونے کا شبہ بہت کم گزرتا ہے ـــــ یہی قادیانی تھے جنہوں نے "دشمن چین بدبخت ہیزم کشت" کا فریضہ انجام دیا تا آنکہ آج لبنان

جل رہا ہے' بیروت کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے ——— عربوں کو پہلے فلسطین کا مسئلہ پریشان کئے ہوئے ہوئے تھا اب لبنان کا مسئلہ مزید پریشان کن ہے۔ قادیانیوں نے لبنان میں خانہ جنگی کرا کے ایک طرف مغربی استعمار کی نمک حلالی کرتے ہوئے اسرائیل دوستی کو نبھایا تو دوسری طرف عربوں سے قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دینے کا انتقام لیا۔

کراچی کے حالات کے متعلق یہ بات زبان زدِ خاص و عام ہے کہ جب وگین کے حادثے پر ہنگامے شروع ہوئے اور انہوں نے آدھی کراچی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تو اس وقت ایک گروہ جس کے پاس کار اور موٹر سائیکلیں تھیں در سخن چین بدبخت بیزم گشت" کا فریضہ انجام دینے کے لئے مختلف طبقوں کے پاس گیا اور انہیں ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا کر میدان میں لے آیا اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ہم سب کے سامنے ہے۔

ہماری اطلاع کے مطابق کراچی میں ان ہنگاموں سے پہلے مبینہ طور پر قادیانیوں کا ایک خفیہ اجتماع ہو چکا ہے جس میں مرزائیوں کے سرکردہ حضرات کے علاوہ وہ تمام قادیانی آفیسر جو اندرون سندھ یا کراچی میں مختلف محکموں کے اندر متقرر ہیں ایک دن کی اجتماعی چھٹی لے کر اس اجلاس میں شریک ہو چکے ہیں یہ خفیہ اجلاس عین ان دنوں ہوا جب مرزا طاہر کی تشدد کے پرچار پر مبنی کیسٹیں لندن سے پاکستان پہنچ گئیں اور اخباروں میں مرزا طاہر کی وہ تقریر بھی شائع ہو گئی جس میں اس نے دھمکی دی تھی کہ

"یہاں (سندھ میں) افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے"

چنانچہ کراچی میں جو کچھ ہوا اور اندرون سندھ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ قادیانیوں کے طے شدہ پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ جو مرزا طاہر کی درآمد شدہ کیسٹوں اور اس کی دھمکی کے بعد عمل میں لایا جا رہا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ قادیانی پیسے کی لڑائی لڑنا چاہتے ہیں قادیانی جماعت کے مفرور "امام" مرزا طاہر ۹ جولائی کو جمعہ کے موقعہ پر انتہائی پرجلال انداز میں کہہ چکے ہیں کہ

"ساری دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل جائیں ان خزانوں کو اربوں سے ضرب دے لیں تب بھی اس روپیہ کو (جو قادیانی بجٹ کی صورت میں تیار کرتے ہیں) شکست نہیں دے سکتیں تب بھی وہ یہ روپیہ جیتے گا اس کے مقدر میں شکست نہیں"

(الفضل ربوہ ۱۲ جولائی ۱۹۸۴ء بحوالہ الفضل ۲۱ جولائی ۸۴ء)

چنانچہ قادیانیوں نے آئندہ سال کے لئے ۲۵ کروڑ روپے سے زائد کے بجٹ کا اعلان کیا ہے۔ آخر یہ روپیہ کہیں تو خرچ ہوگا؟

آجکل قادیانی کھلے عام اسلحہ لے کر پھر رہے ہیں' سکھر کے واقعہ میں انہوں نے دستی بم استعمال کئے جبکہ فیصل آباد میں قادیانیوں کی اسلحہ ساز فیکٹری بھی پکڑی گئی ہے' وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو مسلح تربیت بھی دے رہے ہیں۔ یہ سب روپیہ کرا رہا ہے انہوں نے مسلمانوں کو شکست دینے کے لئے کروڑوں روپیہ جھونک دیا ہے

اندریں حالات ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

● ——— قادیانی ملک میں ۲۵ کروڑ روپیہ خرچ کر کے خانہ جنگی کا پروگرام بنا چکے ہیں۔
● ——— ٹیسٹ کیس کے طور پر وہ پہلے کراچی اور پھر سندھ میں حالات خراب کریں گے۔

باقی صفحہ ۳۹ پر

از قلم ندیم سلیم رانا

ایک قادیانی ایڈوکیٹ کے

اعتراضات اور ان کا جواب

گذشتہ دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے "ہفتہ ڈاک" منایا۔ انہی دنوں کچھ لٹریچر آزاد کشمیر کے ایک ایڈوکیٹ ایم اے فاروق صاحب کو بھی گیا۔ جس پر انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کے نام ایک طویل خط سائیکلو سٹائل کر کے بھیجا جس میں مسلمانوں اور اسلام پر کچھ اعتراضات کئے گئے تھے۔ وہ خط اس قابل تو نہیں تھا کہ اس کو اہمیت دی جائے لیکن وکیل صاحب کے ضیافت طبع کے لئے ذیل میں اس کا جواب پیش کیا جا رہا ہے۔

(ندیم)

محترمی و مکرمی جناب ایم اے فاروق صاحب

والسلام علی من اتبع الھدٰی

مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کو جو لٹریچر ارسال کیا گیا تھا اس پر آپ نے ایک خدشے کا اظہار اور چند سوالات کا جواب دینے پر اصرار کیا ہے ــــــ آپ کا خط مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کے نام موصول ہوا تھا میں ان کے ایک ادنیٰ غلام کی حیثیت سے آپ کے خط کا جواب ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ٹھنڈے دل و دماغ سے میری ٹوٹی پھوٹی گذارشات پر غور فرمائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو محسن انسانیت "تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ سچے دل سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے مجلس کا ارسال کردہ لٹریچر ملنے پر سب سے پہلے اس خدشے کا اظہار کیا کہ کثیر رقم خرچ کر کے جو لٹریچر بھیجا جا رہا ہے یہ کتب بھیجنے والی ایجنسی دشمنان اسلام کی تو نہیں؟

نا معلوم آپ کیوں شبہے میں پڑ گئے اور یہ رائے قائم کر لی ــــــ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشقوں کی جماعت ہے جو ہر اس فتنے کا مقابلہ کرتی ہے جو ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرے یا ان کی پاک مسند پر کسی جھوٹے اور ناپاک وجود کو بٹھانے کی کوشش کرے ــــــ مجلس جو لٹریچر شائع کرتی ہے اس پر ہونے والے تمام اخراجات شمع ختم نبوت کے پروانوں اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں کی امداد اور تعاون سے پورے کئے جاتے ہیں ــــــ مجلس تحفظ ختم نبوت کے آمد و خرچ کا حساب ہر سال ایک روداد کی صورت میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ اس میں شہروار آمدن کی تفصیل درج کی جاتی ہے اور آخر میں اخراجات کے گوشوارے لگا دیئے جاتے ہیں۔

دشمنان اسلام اور قادیانی جماعت

جہاں تک دشمنان اسلام سے امداد لینے کا تعلق ہے تو یہ امداد تو وہ جماعتیں اور افراد لیا کرتے ہیں جو خود اسلام کے دشمن ہوں، جن کا مذہب ہی اعداء اسلام کی ایجنٹی ہو، جو ان کا خود کاشتہ پودا کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہوں، جن کا "امام" اور "خلیفہ" آج بھی ملک سے بھاگ کر اعداء اسلام کے دامن میں پناہ گزین ہو اور ان کے زیر سایہ اپنے دادا کی "نبوت" اور اپنی "خلافت" کی دکان چمکا رہا ہو۔

دشمنان اسلام کو اپنا آلۂ کار بنانے کے لئے ہم جیسے بوریہ نشینوں کی نہیں آپ جیسے جدید تعلیم یافتہ افراد کی ضرورت ہوا کرتی ہے ــــــ اور وہ ضرورت قادیانی جماعت پورا کر رہی ہے۔ قادیانیوں کے پاس آپ جیسے جدید تعلیم یافتہ افراد کی اچھی خاصی کھیپ موجود ہے جس کی تمام تر صلاحیتیں اعداء اسلام کے لئے وقف ہیں۔ مثلاً اس وقت ہزاروں کی

تعداد میں قادیانی جماعت کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اسرائیلی فوج میں ملازم ہیں اور یہودیوں کے ساتھ مل کر عرب فلسطینیوں کا خون بہا رہے ہیں۔ آپ ہی بتائیے کہ دشمنان اسلام سے رابطہ تو قادیانی جماعت کا ہو اور شبہ ان مسلمانوں پر کیا جائے جو عربوں کے حامی اور اسرائیل کے سخت ترین مخالف ہوں۔ کیا آپ کا یہی انصاف ہے اور کیا آپ لوگوں کو ایک ایڈووکیٹ کی حیثیت سے ایسا ہی انصاف دلاتے ہیں؟

کبھی آپ نے اس پر بھی غور کیا ہوتا کہ قادیانی جماعت مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ یا گمراہ کرنے، عالم اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور منصوبے بنانے پر جو کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہے (گذشتہ سال کا ظاہری بجٹ بیس کروڑ ستاسی لاکھ ہے۔ امن کراچی یکم مئی ۱۹۸۵ء) آخر یہ اتنا روپیہ کہاں سے آتا ہے۔ کیا یہ دشمنان اسلام کی امداد اور اعانت کے بغیر کروڑوں تک پہنچ سکتا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قادیانی جماعت جو پہلے سالانہ رپورٹ شائع کرتی تھی اب اس لئے نہیں شائع کرتی تاکہ اسرائیل اور دوسرے دشمنان اسلام کی طرف سے ملنے والی امداد پر پردہ پڑا رہے؟۔

قادیانیت۔ حساس ترین مسئلہ کیوں؟

آپ نے پوچھا ہے کہ

قادیانیت کا مسئلہ حساس ترین

مسئلہ کیوں ہے؟

مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں

قادیانیوں کی سازش کیسے کارفرما ہے۔

شاید آپ کے علم میں یہ بات ہوگی کہ اسرائیل پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی دھمکی دے چکا ہے۔ دوسری طرف بھارت بہت زیادہ واویلا کر رہا ہے۔ تیسری طرف روس ہمارے وطن عزیز کی سرحدوں تک پہنچ چکا ہے ــــــ اسرائیل بھارت روس یہ تینوں پاکستان کے خیرخواہ نہیں اور انہیں جب بھی موقعہ ملا یہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انہیں اندرونی طور پر کوئی مخبر اور جاسوس ٹولہ میسر نہ آجائے۔ وہ ٹولہ صرف اور صرف قادیانیوں کا ہے۔ یہ خواہ مخواہ کی الزام تراشی نہیں بلکہ حقیقت ہے مثلاً قادیانیوں کا قادیان کی بستی کے بارے میں یہ ایمان ہے کہ

زمین قادیاں اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قادیانیت اور اکھنڈ ہندوستان

قادیانیوں کو قادیان سے منتقل ہو کر پاکستان آنے کا بہت افسوس ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک وہ "دارالامان" ہے۔ ان کے نبی کی "تخت گاہ" ہے اور ہجوم خلق کی وجہ سے ارض حرم ہے اس لئے تمام قادیانی اس دن کے منتظر ہیں جس دن دوبارہ "اکھنڈ بھارت" بنے اور یہ واپس جائیں۔ اسی لئے انہوں نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ "اکھنڈ بھارت" کے بارے میں آنجہانی مرزا محمود کی ایک پیشگوئی بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

"جہاں تک میں نے ان پیشگوئیوں پر نظر دوڑائی جو مسیح موعود ــــــ کے متعلق ہیں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر جو مسیح موعود ہے غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیئے۔ اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہیئے حضرت مسیح موعود ــــــ کی وہ پیشگوئیاں جو ہندوؤں کے متعلق ہیں اسی طرف اشارہ کرتی ہیں مثلاً جے سنگھ بہادر، مرزا غلام احمد کی جے اور اے رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ مشکل کام ہے مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں ــــــ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔

(الفضل قادیان ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے"

الفضل ۵ اپریل ص۳ کالم ۱ تا ۲۔

مذکورہ بالا بیانات سے یہ بات ثابت نہیں ہو جاتی ہے کہ قادیانی اکھنڈ ہندوستان کے لئے ایسے حالات کی انتظار میں ہیں جن سے اکھنڈ ہندوستان کی راہ ہموار ہو اور کیا ایسے حالات خود بخود پیدا ہو جائیں گے جب تک کوئی گروہ یا طبقہ ایسے حالات پیدا نہ کرے؟

قادیانی اپنے نام نہاد خلیفہ کو "مامور من اللہ" سمجھتے ہیں اسی لئے ان کے نزدیک خلیفے کی ہر بات خدائی حکم کا درجہ رکھتی ہے حتیٰ کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح اور حکیم الامت علامہ اقبال جیسے عظیم محسن بھی ان کے نام نہاد خلیفہ کے سامنے انتہائی گھٹیا مرتبہ کے حامل ہیں۔

جب ان کے خلیفہ نے پاکستان کے

خاتمے کی واضح پیشگوئی کر رکھی ہے اور جس پر تمام قادیانیوں کا ایمان ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا نہیں کریں گے جو اس وطن عزیز کے ٹوٹنے کا باعث ہوں؟

ایم ایم احمد پلان

جہاں تک مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا تعلق ہے تو اس کا اہم کردار بلکہ ہیرو کردار مشہور قادیانی ایم ایم احمد تھا کیونکہ:

اولاً ـــــ اس کا مرزا محمود کی اکھنڈ بھارت والی پیشگوئی پر ایمان ہے

ثانیاً ـــــ وہ "جنرل رانی" سے بھی زیادہ یحییٰ خان کے قریب تھا۔ اتنا قریب کہ جب یحییٰ خان کو سابق شاہ ایران نے ایک روز کے لئے ایران بلایا تو یحییٰ خان نے قائمقام صدر کے لئے صرف ایم ایم احمد پر اعتماد کیا اور اسے قائمقام صدر بنایا۔

ثالثاً ـــــ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے لئے اس نے پلان بنایا تھا جو "ایم ایم احمد پلان" کے نام سے معروف ہے۔

رابعاً ـــــ ایم ایم احمد اس ٹیم میں شامل تھا جس نے شیخ مجیب الرحمٰن مرحوم سے مذاکرات کیے تھے اور وہ اسی کی وجہ سے ناکام ہوئے۔

ایم ایم احمد پلان، مذاکرات کی ناکامی اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں قادیانیوں کی سازش کے بارے میں متعدد اہل قلم اور راہنما اظہار خیال کر چکے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں پاکستانی فوج کے سابق کمانڈر جنرل نیازی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا "ملک توڑنے کے ذمہ دار وہ جنرل ہیں جو اس وقت جی ایچ کیو میں بیٹھ کر انہیں احکامات دے رہے تھے اس کے علاوہ سیاستدان بھی اس المیہ میں شامل ہیں ان جنرلوں اور سیاستدانوں کے ڈانڈے بڑی طاقتوں کے علاوہ تل ابیب سے بھی ملے ہوئے تھے انہوں نے پنڈی سازش اگرتلہ سازش اور ایم ایم احمد پلان کا بھی حوالہ دیا"

مشرقی پاکستان کے سابق چیف آف سٹاف ریٹائرڈ بریگیڈیر باقر صدیقی نے ایک انٹرویو میں کہا۔

"ہمارے حکمرانوں، ان کے مشیروں اور پاکستان کی تیسری قوت کے دعویدار نے ایم ایم احمد کے اس پلان کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر رکھا تھا کہ جانشین حکومت چھوڑے بغیر مشرقی پاکستان سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے یہ پاکستانی قوم کے خلاف سازش تھی۔ (روزنامہ جنگ مڈ ویک میگزین ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء)

علاوہ ازیں راؤ فرمان علی اور مشرقی پاکستان کے مرحوم سیاسی راہنما مولوی فرید احمد کے ایک صاحبزادے نے بھی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ذمہ دار قادیانیوں اور ایم ایم احمد کو بتایا ہے یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جس وقت مشرقی پاکستان الگ ہوا اس وقت ۱۸ جنرل قادیانی تھے جن کے ہاتھ میں تمام منصوبہ بندی تھی اور جنہیں بعد میں فوج سے الگ کر دیا گیا تھا

قادیانی اور یہودی

جہاں تک "تل ابیب" سے رابطے کا تعلق ہے جس کا تذکرہ جنرل نیازی نے کیا ہے۔ وہ بھی قادیانیوں کا حقا اور اب تک ہے بلکہ ان کا پورا مشن وہاں موجود ہے۔ ایک یہودی پروفیسر کی گواہی ملاحظہ ہو۔

"لندن سے شائع ہونے والی کتاب "اسرائیل اے پروفائل" میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپنی فوج میں پاکستانی قادیانیوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ کتاب پولیٹیکل سائنس کے ایک یہودی پروفیسر آئی آئی نوانی نے لکھی ہے اور اسے لندن کے ادارہ پال مال نے شائع کیا ہے اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں"۔

نوائے وقت لاہور ص ۵ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء

بہرحال اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ قادیانیوں نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اسی لئے ایم ایم احمد نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اہم کردار ادا کیا اور آئندہ بھی وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے میں دریغ نہیں کریں گے۔ انہی وجوہات کی بنا پر قادیانی مسئلہ ایک حساس ترین مسئلہ ہے جس پر کنٹرول کرنا وطن عزیز پاکستان کے استحکام کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

مسیلمہ کذاب اور مسیلمہ پنجاب

آپ نے اسی سوال کے ضمن میں یہ بھی کہا ہے کہ

"یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جھوٹے نبی کی نبوت پھیل سکتی ہے اور مسلمانوں کی اپنی حکومت میں تین زبردست تحریکوں کے باوجود اس سرعت سے پھیل رہی ہے کہ آپ کو اپنا لٹریچر پیدا کرنے پر لاکھوں روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے"

اول تو آپ کی یہ بات ہی غلط ہے کہ سرعت سے پھیل رہی ہے اگر سرعت سے پھیلتی تو آج وہ اتنے طاقتور ہوتے کہ مرزا طاہر کو ملک سے بھاگنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی ـــــ تاہم اگر آپ کی بات تسلیم کر لی جائے کہ قادیانیت سرعت سے پھیل رہی ہے تو آپ تھوڑا وقت نکال کر تاریخ اسلام کی ورق گردانی کر لیں اور دیکھیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی جھوٹے

مدعیان نبوت کا فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور انہوں نے اس سرعت سے ترقی کی کہ تھوڑے ہی عرصے میں ان کے ہزاروں پیروکار پیدا ہوگئے۔ صرف مسیلمہ کذاب کے ایک لاکھ پیروکار بتائے جاتے ہیں ـــ جب امیرالمؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں مجاہدین ختم نبوت کو روانہ کیا تو اس وقت مسیلمہ کذاب کے لشکریوں کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ تو کیا پیروکاروں کی کثرت کی وجہ سے اسے بھی سچا مان لیا جائے (نعوذباللہ)

بہرحال آپ کا یہ اصول غلط ہے کہ جھوٹے کی نبوت نہیں پھیل سکتی عام کہاوت ہے نیکی نو کوس بدی سو کوس

قائداعظم اور ظفراللہ

آپ نے اپنے خط میں کہا ہے کہ

قائداعظم نے ظفراللہ کو اہم کام سونپے اور جنرل ضیاء الحق نے (مشہور سامراجی مہرے۔ راقم) ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز ملنے پر "مرد مومن" کا خطاب دیا وغیرہ وغیرہ۔

جناب! قائداعظم محمد علی جناح کا یہاں کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے پاکستان کے نام سے ایک الگ خطے کر دیا وہ بہت سی خوبیوں کے حامل لیڈر تھے ـــ مگر وہ اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود دین کے معاملے میں اتھارٹی نہیں تھے نہ ہی وہ مرزا قادیانی کی طرح مدعی الہام تھے اور نہ ہی ظفراللہ خان کی پیشانی پر لکھا ہوا تھا کہ یہ گندی فطرت کا آدمی ہے ـــ اگر حضرت قائداعظم نے انہیں کوئی ذمہ داری سونپی تو ان کے پیش نظر کوئی سیاسی مصلحت ہوگی۔

قائداعظم کا جنازہ اور ظفراللہ

آپ کو یہ بات تو یاد رہی کہ قائداعظم نے ظفراللہ خان کو اہم کام سونپے لیکن اس پر بھی غور کر لیا ہوتا کہ ظفراللہ نے قائداعظم کے اس احسان کا بدلہ یوں چکایا کہ ان کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی اور جب نماز جنازہ پڑھی جا رہی تھی تو وہ غیر مسلم سفیروں کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا ـــ کسی نے سوال کیا کہ آپ نے قائداعظم کی نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھی تو جواباً کہا:

"مجھے مسلمان حکومت کا ایک کافر ملازم سمجھ لیں یا کافر حکومت کا ایک مسلمان ملازم"

کیا احسان فراموشی کی یہ بدترین مثال نہیں ہے اور کیا ظفراللہ نے اپنے عمل سے ثابت نہیں کیا کہ قائداعظم اس کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔

مرزائیوں کا عقیدہ

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ جن لوگوں نے مرزا غلام احمد کو نبی، مسیح، مہدی وغیرہ نہیں مانا وہ کافر ہیں۔ مرزائیوں کا نام نہاد خلیفہ ثانی مرزا محمود لکھتا ہے:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر

قادیانیوں کے نزدیک قائداعظم مسلمان نہیں تھے۔

اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا جسے مرزائی "قمر الانبیاء" کہتے ہیں لکھتا ہے:

ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(کلمۃ الفصل)

بانی پاکستان مسلمان تھے، وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے تھے لہٰذا مذکورہ بالا فتوے کے مطابق وہ نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر ٹھہرے۔

عرب مسلمان اور قادیانی

آپ نے ضمناً کہا ہے کہ فلسطین کے مسئلہ پر عربوں کے موقف کی حمایت کرنے کے لئے ظفراللہ کو نمائندہ بنایا اور اس نے نمائندگی کی وغیرہ وغیرہ۔

○ قادیانی مسئلہ فلسطین اور عربوں کے جیسے حامی ہیں اس کا اندازہ تو اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہزاروں قادیانی اسرائیلی فوج میں شامل ہو کر یہودیوں کے شانہ بشانہ فلسطینی مسلمانوں اور عربوں کا خون بہا رہے ہیں

○ ظفراللہ نمائندہ حکومت پاکستان کا تھا تنخواہ قومی خزانے سے لیتا تھا، لیکن عربوں کو اس نے یہ تاثر دیا کہ مجھے مرزا محمود نے بھیجا ہے ـــ اس طرح وہ عربوں کے قریب ہو کر عرب ممالک میں قادیانی مشن قائم کرنے کی راہ ہموار کر رہا تھا کسی حد تک وہ کامیاب بھی ہوگیا لیکن جب عربوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو اسرائیل کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں تو پھر اکثر عرب ممالک نے قادیانی جماعت پر پابندی لگا دی۔

○ ظفراللہ نے یہ تک حرامی بھی کی تھی کہ عربوں کی طرف سے مبارکباد کا تار وزیراعظم کو آنا چاہئے تھا لیکن اس نے مرزا محمود کو بھجوایا اور عربوں کو یہ تاثر دیا کہ پاکستان میں طاقت یا حاکمیت کا سرچشمہ یا بین پاور گورنر جنرل اور وزیراعظم نہیں بلکہ مرزا محمود ہے۔

جاری ہے

یاد رفتگان

تحریر: مولانا اعجاز احمد نگھانوی
(ایم ۔ اے)

حضرت مولانا عبدالرشید طالوت صاحب نسیم رحمہ اللہ

حضرت مولانا عبدالرشید طالوت یکم فروری ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد بخش صاحبؒ سے حاصل کی۔

آپ کے والد اپنے علاقہ اور زمانہ کے زبردست عالم اور فاضل محقق تھے۔ آپ کے والد ماجد کے علمی علو مرتبت اور علم وفضل کے لیے ایک بے نظیر مثال یہ ہے کہ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ و مسائل میں تقریباً ایک درجن مقامات پر ان کی تحقیق کو ترجیح دیتے ہوئے۔ اپنی تحقیقات سے رجوع فرمایا ہے۔ اور یہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے کمال امانت و دیانت کی بڑی مثال ہے۔

ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد علامہ طالوت دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ اور حدیث کی تعلیم حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ دوران تعلیم آپ حضرت شاہ صاحبؒ کی اردو تقریر بخاری کو ساتھ ساتھ عربی میں لکھتے جاتے۔

آپ چونکہ فطری شاعر تھے اسی سبب سے دوران تعلیم بھی عربی، فارسی اور اردو میں اشعار کا سلسلہ قائم رہا۔ اور شاعری میں اصلاح کا سلسلہ حضرت شاہ صاحبؒ سے قائم رکھا اسی سے آپ کے کلام میں زور و شان پیدا ہو گئی۔

جب دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے تو علامہ طالوت نے اپنے استاذ محترم علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے عرض کیا کہ:

حضرت! کوئی خاص نصیحت فرمایئے۔ کہ ہم لحاظ سے ایک پسماندہ علاقہ میں جا رہا ہوں خصوصاً دینی لحاظ سے لوگ کم علم ہیں۔ اس لیے کوئی خاص نصیحت اور دعا فرما دیجیے۔

حضرت علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا:

"عبدالرشید صاحب۔ دیکھو اللہ نے تمہیں قلم کا علم اور شعری نکتوں سے نوازا ہے۔ تم اپنے قلم و علم کا رخ فتنۂ مرزائیت کی طرف پھیر دو۔ میں تمہارے اندر کچھ جراءت دیکھتا ہوں۔ اس لیے تم اپنی زندگی کا مشن اپنے شعروں کے ذریعے نبوت کاذبہ کے خلاف جہاد بنا لو۔"

(ماہنامہ الرشید مدنی و اقبال نمبر ۱۹۸۱ء تمبر اکتوبر ۱۹۷۸ء)

علامہ عبدالرشید طالوت نے اس نصیحت پر تمام عمر عمل کیا اور قادیانی دجل و فریب کی بیخ کنی اور اس فتنہ کی ریشہ دوانیوں سے مسلمانوں کی آگاہی ان کی شاعری کا موضوع ٹھہرا۔

> **علامہ طالوت نے علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی نصیحت کے مطابق نظم و نثر میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا**

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد اسلامیہ ہائی اسکول چنیوٹ میں عربی کے استاد رہے۔ آپ چوٹی کے فاضل، علوم الہیات والسنہ شرقیہ کے ماہر استاد، عربی، اردو اور سرائیکی زبانوں کے قادر الکلام شاعر، بہترین مصنف و مترجم اور جامع صفات بزرگ تھے۔ (ماہنامہ الرشید لاہور، جولائی ۱۹۷۸ء)

آپ فاضل فارسی ہونے کے بعد فاضل عربی، فاضل فارسی، فاضل اردو، اور بی، جامع کمالات علمی و عملی تھے۔ آپ نے کئی دفعہ سرکاری ملازمت ترک کرنے کا ارادہ فرمایا مگر اکابر اور خصوصاً حضرت امیر شریعتؒ اور بعض دیگر حضرات نے منع فرمایا کہ تم تعلیمی اداروں ہی میں کام کرو۔

آپ نسیم، طالوت، حساس، صخرۃ الوادی وغیرہ القاب سے مختلف اخبارات و رسائل میں نظم و نثر لکھتے چنانچہ زمیندار، احسان کے علاوہ آزاد اور احرار وغیرہ اخبارات میں آپ کا کلام مختلف ناموں سے چھپتا رہا۔

آپ عربی، فارسی، اردو اور سرائیکی زبان میں فی البدیہہ اشعار لکھتے تھے۔ اشعار میں مولانا ظفر علی خان کا رنگ جھلکتا تھا۔ چونکہ شہرت پسند نہ تھے۔ اس لیے اکثر قارئین ان کے کلام کو مولانا ظفر علی خان کا کلام ہی سمجھتے تھے۔

قارئین کے لیے یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ علامہ طالوت کی ایک نظم جو رد قادیانیت سے متعلق تھی۔

وہ مولانا ظفر اللہ خاں کے مجموعہ کلام "بہارستان" میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا مطلع تھا ۔

قسم ہے قادیاں کے گل رخوں کی گلعذاری کی
غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی

اور مقطع یہ ہے ۔

یہ مانا بھول جائے قادیاں میرے تحائف کو
مگر کیا بھول سکتا ہے وہ سوغاتیں بخاری کی

حضرت طالوت بہت کم آمیز، کم گو اور سادہ مزاج تھے۔ سادگی حد سے زیادہ تھی۔ آپ نے حج ادا کیا تھا۔ حج ہی کے دوران اپنے والد بزرگوار کو کندھوں پر طواف کے علاوہ حج بھی اپنے کندھوں پر سوار کر کے کرایا۔

حضرت علامہ طالوت صاف ستھری تحریر کے مالک تھے وہ بعض روزناموں کا افتتاحیہ لکھتے۔ آپ نے حضرت خواجہ غلام فرید کے "دیوان فرید" پر سو صفحات سے زائد مبسوط اور فاضلانہ مقدمہ لکھا۔

پشاور یونیورسٹی کی دعوت پر ایم۔ اے، عربی نصاب کے لیے ایک کتاب ترتیب دی لیکن موت نے مہلت نہ دی۔ تاریخ عربی ادب۔ ان کی غیر مطبوعہ تصانیف میں شامل ہے۔

اشعار میں ہر لفظ نگینہ کی طرح جڑا ہوا ہے۔ کسی شعر یا مصرع میں تبدیلی ممکن نہیں۔ آپ کے کلام میں تشبیہ واستعارہ کا استعمال برمحل ہوتا ہے۔ اور پڑھنے والا جھوم اٹھتا ہے

(ماہنامہ الرشید ساہیوال ص۲۵۱ تا ۲۵۴)

آپ نے جوٹی زیریں جمال خان ضلع ڈیرہ غازی خان میں مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۳ء کو چھ بجے شام انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

نمونہ کلام

جادلہم بالتی ہی احسن پر قادیان کا عمل

فتنۂ کرب و بلا کے جب سے بانی ہو گئے
دیکھتے ہی دیکھتے خلد مکانی ہو گئے
جب ان کو جادل بالتی احسن کا حکم
منہ چڑایا اور محو بدزبانی ہو گئے
جورو بیچارہ کر باندھی ہے جب سے آپ نے
میں نے یہ سمجھا کہ حضرت قادیانی ہو گئے
زلزلہ آیا تو یہ ان کی کرامت ہو گئی!
چاند اور سورج نشان آسمانی ہو گئے
ہو گئی ان کی خلافت آفت حسن و جمال
اور احکام خدا نذر جوانی ہو گئے

(روزنامہ احسان لاہور)

مصطلحات کا فرق

جس کو عاشق فراق کہتے ہیں
لوگ اس کو طلاق کہتے ہیں
ایسی کو زبان شرع میں ہم
مکر و خدع و نفاق کہتے ہیں
خلط مبحث سے زور سودا کو
خلط کا احتراق کہتے ہیں
وہ جسے کہہ رہے ہیں ضعف دماغ
ہم اسی کو مراق کہتے ہیں
مدعی جو بھی ہو نبوت کا
دین سے اس کو عاق کہتے ہیں
سید احمد[1] سے ان کے ملنے کا
اہل دل انطباق کہتے ہیں
خوش عقیدت ہیں وہ جو ملنے کو
"بخت" اور "اتفاق" کہتے ہیں
قادیاں سے میری محبت کو
میرزائی نفاق کہتے ہیں

(روزنامہ احسان لاہور)

حریم خلافت کی رنگین فضائیں

گزر جاؤں گا میں یہاں اپنی جاں سے
تیرا کوچہ چھٹا ہے کچھ قادیاں سے
خدا عشق کی خیر رکھے کہ نکلا!
وہ غنچہ بکف حسن دارالاماں سے
حریم خلافت کی رنگیں فضائیں
بہت کچھ مماثل ہیں باغ جناں سے
بنے جب نہ مومن وہ لاہور آ کر
تو ہجرت کا کیا فائدہ قادیاں سے
نہاں دل میں رکھتے ہیں بغض و عداوت
جتاتے ہیں لیکن محبت زباں سے
قصور ان کا کچھ نہیں ہے تو کیوں پھر
وہ گھبرا رہے ہیں ہماری فغاں سے
"شراب وفا" کو جو کہہ دے واعظ
منگائی ہے ہم نے "بنی کی دکاں" سے
میری جاں نثاری میں بھی ان کو شک ہے
یونہی بدگماں ہیں وہ اک قدرداں سے
محمد علی[2] کی محبت کی خاطر
محبت ہے مجھ کو بہت قادیاں سے

(روزنامہ احسان لاہور ستمبر ۱۹۳۸ء)

بستان قادیان

دل لگا بیٹھا ہے زاہد کیا بہشتی حور سے
بزم روشن کر بتاں قادیاں کے نور سے
دل دہی کی کاوشوں کو گر سمجھ سکتا نہیں
درس لے کر اس کے غوامض کا کسی "امور" سے
نام رکھا جاتا ہے "فضل عمر" "محمود" کا
کام لینا چاہتے ہیں شہد کا انجیر سے
قادیاں کی چھاتیوں سے دودھ جو پیں تشنہ لب
اب نہ فاراں سے ملے گا کچھ نہ اہل طور سے
گر میسر آ نہ سکتی ہو "پلومر" کی شراب
کام لو "شب مستیوں" کا بادۂ انگور سے
رب نشاں مہرباں جب ہو گیا محمود پر
مرتبہ ان کا بڑھایا قیصر و فغفور سے
وہ خدا تھا اور یہ والد خدا کے بن گئے
حضرت ناہد بہت ہی بڑھ گئے منصور سے

(روزنامہ احسان لاہور ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء)

---

[1] سید احمد جعفری آف سیالکوٹ جو مرزا صاحب کے بچپنے کے دوست تھے

---

[2] محترم سردار محمد علی خان صاحب لغاری مرحوم جو جدید تعلیم یافتہ لوگوں میں غیرت ملی سے سرشار تھے۔ اور وہ فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی کے لیے ہمہ تن مصروف تھے۔

محمد اقبال رنگونی انگلینڈ

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی

پاکستان کو گزند پہنچنے کا خطرہ کس سے ہے؟

گزشتہ سے پیوستہ

صحابہ کرام کے بارے میں قادیانی عقیدہ

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کا نقطۂ نظر ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"بعض نادان صحابہ جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا" (ضمیمہ نصرت الحق صفحہ ۱۲۰)

"حق بات تو یہ ہے کہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) ایک معمولی آدمی تھا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۹)

"ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۳۵)

"بعض کم تدبر والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی جیسے ابوہریرہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴)

"بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا وہ بھی اس عقیدے سے بے خبر تھے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ صفحہ ۱۲)

یہاں "نادان صحابی" کا لفظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ دیکھئے خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۲۹، حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳-۳۴)

ایک اور قادیانی کا قول بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔"

(قادیانی مذہب صفحہ ۱۲۱ بحوالہ المہدی صفحہ ۲-۳)

مرزا قادیانی کے رفقا کے بارے میں قادیانی عقیدہ

اس کے بالمقابل مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھیوں کا مقام دیکھئے: مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔

"من دخل فی جماعتی دخل فی صحابۃ سیدی خیر المرسلین"

پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۵۸)

غور فرمائیں کہ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جن کے تقویٰ وطہارت، جن کی عظمت، جن کا مقام و مرتبہ قرآن کریم نے بیان کیا ہے وہ تو مرزا قادیانی کی نظر میں نبی، کند ذہن اور معمولی آدمی تھے۔ مگر مرزا قادیانی کے ساتھی کا مقام اس سے بہت اونچا ہے۔ (معاذ اللہ)

اہل بیت نبوی ﷺ کے بارے میں قادیانی عقیدہ

اب ذرا اہل بیت نبوی ﷺ کے بارے میں ان کے عقائد و نظریات دیکھ لیجئے! مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے"۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۶۹)

"اس پر اصرار مت کرو کہ تمہارا حسین منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے"

(دافع البلاء صفحہ ۲۶)

"میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ یعنی فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۸۱)

"تم نے جلال کے جلال اور مجھ
کو بھلا دیا اور تمہارا ورد حضرت حسین
ہے کیا تو انکار کرتا ہے"
(اعجازی احمدی صفحہ ۸۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت
کی توہین کے بعد اپنی اولاد کو پنجتن کے لقب سے
ملقب قرار دیتے ہوئے مرزا صاحب نے لکھا ہے:
میری اولاد سب تری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
(درثمین اردو صفحہ ۳۵)

بتلایئے کیا اس قسم کی کتابوں کی اشاعت
کی اجازت ہونی چاہیے؟ اگر مسلمان اس قسم کی
کتابوں پر پابندی کا مطالبہ کرتے ہیں تو غیر مسلم
اقوام کی مذہبی آزادی میں مخل نہیں بلکہ اپنے
حقوق کی حفاظت کا مطالبہ کرتے ہیں! جس کو ہم
کمزوری ہے نہ کہ دشمنی! کچھ تو سوچیں۔

مسلمانوں کے دین کے بارے میں قادیانی عقیدہ

جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے بلکہ
حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہی رہنا
پسند کرتے ہیں مرزا صاحب ان کے دین کو مردہ اسلام قرار
دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
"فالحق القرفی قلبی ان المیت ہو
الاسلام۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲۹)

"حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی)
نے فرمایا کہ کیا مجھے چھوڑ کر تم مردہ اسلام
دنیا کے سامنے پیش کرو گے؟"
(ذکر حبیب صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ قادیان)

چوہدری ظفر اللہ قادیانی (سابق وزیر خارجہ پاکستان) کہتا ہے کہ
"اگر نعوذ باللہ آپ (مرزا غلام احمد
قادیانی) کے وجود کو درمیان سے نکال
دیا جائے تو اسلام کا زندہ مذہب ہونا
ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ اسلام دیگر مذاہب
کی طرح خشک درخت شمار کیا جائے گا۔"
(الفضل ربوہ ۳۱ مئی ۱۹۵۲ء)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب)
کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ
کمال الدین صاحب کی تجویز ۱۹۰۵ میں ایڈیٹر
صاحب اخبار وطن نے ایک فنڈ اس
غرض سے شروع کیا تھا کہ اس سے
(رسالہ) ریویو آف ریلیجنز (قادیان) کی
کاپیاں بیرون ممالک میں بھیجی جائیں بشرطیکہ
اس میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب)
کا نام نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس (مرزا
صاحب) نے اس تجویز کو اسی بنا پر
رد کر دیا۔ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام
پیش کرو گے۔" (اخبار الفضل ۱۹، اکتوبر ۲۸ ۱۹ء)

علمائے کرام کے متعلق قادیانی عقیدہ

علمائے کرام کے متعلق مرزا صاحب کے
اخلاق حسنہ ملاحظہ فرمایئے (استغفر اللہ)
"اے بدذات فرقہ مولویان! تم
کب تک حق کو چھپاؤ گے! کب وہ
وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت
کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو!
تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی
کا پیالہ پیا وہ ہی عوام کالانعام
کو بھی پلایا" (انجام آتھم صفحہ ۲۱)

"دنیا میں سب جانداروں سے
زیادہ پلید اور کراہت کے لائق
خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ
پلید وہ لوگ ہیں جو اپنی نفسانی خواہش
کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو
چھپاتے ہیں۔
اے مردار خوار مولویو اور گندی
روحو تم پر افسوس!
(انجام آتھم صفحہ ۲۱۹)

عام مسلمانوں کے بارے میں قادیانی عقیدہ

عام مسلمان جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں
رکھتے ان کے بارے میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:
"ہمارے دشمن جنگلوں کے خنزیر
ہو گئے ہیں۔ اور ان کی عورتیں کتیوں
سے بڑھ گئیں ہیں۔"
"میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت
و پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور
ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے
اور مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوی کی
تصدیق کرتا ہے۔ سوائے کنجریوں کی
اولاد کے جن کے دلوں پر اللہ
تعالیٰ نے مہریں لگا دی ہیں۔
وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔" (نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳)
(و آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

"جو ہمارے فیصلہ کا انصاف کی رو
سے جواب دے سکے انکار اور زبان
درازی سے باز نہ آئے گا اور ہماری فتح
کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے
گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے
اور حلال زادہ نہیں ...... حرام زادہ
کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار
نہ کرے۔" (انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

بتلایئے اس قسم کی تحریرات اور بدزبانی کی (ایک
اسلامی مملکت میں) کس طرح اجازت دی جا سکتی ہے
جو لوگ اپنی اپنی زندگیاں دین اسلام کے لیے وقف کیے ہوئے
ہیں۔ ان کے بارے میں اس قسم کے لٹریچر سے کیا کیا اثرات
مرتب ہوں گے۔ اس کے بیان کی حاجت نہیں وہ تو ظاہر
ہیں۔ ان حالات میں جن لوگوں نے اس قسم کی کتب پر
پابندی کا مطالبہ کیا ہے وہ حق پر ہیں۔ اور اسلامی سرحدوں
کی حفاظت کا بہترین طریقہ بھی یہی ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے
لٹریچر پر پابندی عائد کر دی جائے یہی تو کلمہ دین کے ساتھ
محبت کا تقاضا ہے۔ نہ کہ کلمہ دشمنی کا ارتکاب!
مملکت اسلامیہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا

ہے۔ اس کی بنیاد لاالٰہ الااللہ پر اٹھائی گئی ہے اور اسلام سے ہی اس کی بقا وابستہ ہے۔ اس لیے سربراہ مملکت اور تمام مسلمانوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس کے جہاد طرف اسلام کا مضبوط ... بٹھادے۔

آج پاکستان کے چاروں طرف سے دیگر ممالک حکومت پاکستان پر اپنی نظریں لگا رہے ہیں اور تند و تیز لب و لہجہ اختیار کر رہے ان حالات میں ضروری ہے کہ تمام مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ بیدار کیا جائے۔ شعائر اللہ کی حفاظت کے لیے قربانی دینے کے لیے تیار کیے جائیں۔ ان میں اسلامی روح اور اسپرٹ پھونکی جائے۔ ایسے رسالے اور کتابیں عام کی جائیں جن سے زیادہ جذبہ جہاد بیدار ہو اور اسلامی شعائر کے لیے قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہو۔

مسئلہ جہاد قادیانی عقیدہ

اس کے برعکس جب قادیانی لٹریچر کو عام اشاعت کی اجازت دی تو نہ صرف یہ کہ نوجوانوں میں جذبہ جہاد کا فقدان ہو جائے گا۔ بلکہ وہ صحیح اسلامی تعلیمات کو بھی یکسر فراموش کر بیٹھیں گے اور غیروں کی آغوش میں پناہ لینے میں کوئی عیب نہیں سمجھیں گے! اس لیے ضروری ہے کہ تمام خلاف جہاد لٹریچر اور قادیانی کتب جو اس باب میں سرفہرست ہیں ان کا پوری طرح سدباب ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے اتباع کی تحریرات اور تعلیمات کے مطابق جہاد قیامت تک حرام قرار دیا گیا ہے۔ چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

"آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا
اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اٹھاتا
ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا
وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔"

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۲۸)

"ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام کیونکہ مسیح آچکا۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص ۲۸)

"اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹)

"میرے ظہور کے بعد تلوار کا جہاد نہیں"

(تبلیغ رسالت جلد ص ۴۷)

"میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ (برطانیہ) سے ہرگز جہاد درست نہیں۔ بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلامیہ میں پہنچائیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے"

(تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۶۵)

"میں نے بائیس سال سے اپنے اندر یہ فرض لے رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کروں۔"

(تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۲۶)

"یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے۔"

(اشتہار واجب الاظہار تریاق القلوب ص ۳۳۲)

جہاد کے خلاف مرزا قادیانی کے وہ اشعار جو پڑھے جو گلی کوچوں میں گائے جاتے تھے۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے!
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹)

قادیانی حضرات جہاد سے کس قدر نفرت کرتے ہیں وہ مرزا قادیانی کی ایک تحریر کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیے:

"یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے۔۔۔۔ یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بے ہودہ رسم کو اٹھا دے۔"

(ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء ج ۱، ۲)

مرزا صاحب نے جہاد کی مخالفت پر کتنا روپیہ صرف کیا ہے اسے بھی پڑھیے۔

"میں نے قرینِ مصلحت سمجھ کر اس امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے عربی، فارسی میں بہت کتابیں تالیف کیں جن کی چھپائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا۔۔۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔"

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۹۰)

مرزا صاحب نے جہاد کے خلاف کتنا جہاد کیا اسے بھی ملاحظہ فرمائیے۔

"میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی حکومت کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اگر اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵)

بتلائیے اگر وہ پچاس الماریوں کی کتابیں عام شائع کی جائیں تو اس کا کیا اثر پڑے گا اس پر بھی غور فرمائیں!

(جاری ہے)

محمد سلیم رانا

وہ قادیانی کہلوانے سے الرجک کیوں ہیں

یہ مضمون نوائے وقت کراچی میں شائع شدہ ایک قادیانی کے مراسلے کے جواب میں لکھا گیا تھا جو قدرے ترمیم کے ساتھ روزنامہ نوائے وقت میں ۵ رجون کو شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں مکمل خط شائع کیا جا رہا ہے۔

(ندیم)

مورخہ ۲۶ رمئی کے نوائے وقت میں حسین احمد نامی کسی صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "قادیانی اور احمدی کے جواب میں" اس مراسلہ میں لکھا ہے کہ "دنیا کا دستور یہی ہے کہ جو نام کوئی فرد یا جماعت اپنے لئے تجویز کرے وہی نام قانونی حیثیت رکھتا ہے" اس لئے بقول ان کے احمدیوں کو قادیانی کہنا درست نہیں ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ مراسلہ نگار کی اپنے مذہب کے بارے میں معلومات انتہائی ناقص ہیں ورنہ وہ ایسی بات قطعاً نہ لکھتے۔ ان کی معلومات میں اضافہ کے لئے عرض ہے کہ "احمدیوں" نے ۱۹۲۱ء میں اپنا نام "قادیانی" خود تجویز کیا تھا۔

جب قادیانی جماعت میں حکیم نور الدین بھیروی کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا اور آنجہانی مرزا محمود کو ایک گروپ نے زبردستی جانشین مقرر کر دیا تو مولوی محمد علی لاہوری کے گروپ نے مرزا محمود سے اختلاف کر کے اپنا مرکز لاہور بنا لیا۔ انہی دنوں قادیانی گروپ نے اپنی سالانہ جنتری شائع کی جس کے سرورق پر تحریر تھا "احمدی جنتری ۱۹۲۱ء" یہ جنتری راقم کے پاس موجود ہے۔ اس جنتری میں جو مرزا محمود کی ہدایت پر شائع کی گئی مرزا غلام احمد قادیانی کے "بزعم خود ایک صحابی اور قادیانی جماعت کے مفتی ڈاکٹر محمد صادق کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا مفتی مذکور نے عنوان دیا ہے "ہم قادیانی ہیں یا لاہوری"۔ مذکورہ مضمون میں مفتی مذکور نے اپنی جماعت کا نام قادیانی تجویز کرتے ہوئے دس دلیلیں پیش کی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

ہمارے بانی سلسلہ کا مکمل نام غلام احمد قادیانی تھا اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

آپ کی (مرزا قادیانی) وحی میں آپ کے نزول کے متعلق لفظ قادیان آیا ہے نہ کہ لاہور ——— اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

بانی سلسلہ نے سالانہ جلسہ کرنے کا اعلان اپنے مرکز قادیان میں کیا نہ کہ لاہور میں ——— اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

بہشتی مقبرہ قادیان میں بنایا گیا نہ کہ لاہور میں ——— اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

مرزا صاحب نے جماعت والوں کو ہجرت کر کے قادیان میں آنے کی دعوت دی نہ کہ لاہور میں ——— اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری

مرزا صاحب کو بذریعہ کشف دکھایا گیا کہ قادیان ترقی کرے گا۔ اس کی رونق بڑھے گی برخلاف اس کے لاہور کے متعلق آپ کو (مرزا صاحب کو) اطلاع دی گئی کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے لاہور بھی کوئی بڑا شہر تھا گویا لاہور پر کوئی بھاری تباہی آنے والی ہے اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری وغیرہ

ان مختصر وجوہات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ احمدی کہلوانے حضرات کو "قادیانی" کہنا صحیح اور درست ہے۔ مراسلہ نگار کے بقول اگر قادیان میں ہندو سکھ وغیرہ بھی رہتے تھے اور وہ بھی قادیانی کہلوا سکتے ہیں تو آنجہانی مرزا محمود جو قادیانی عقیدہ کے مطابق مامور من اللہ تھے ان کو اور مرزا صاحب کے

تعجب ہے کہ مفتی محمد صادق کو یہ خیال کیوں نہ آیا جو آج ان کے ایک پیرو کار کے ذہن میں ابھر رہے ہیں۔

ہم یہاں یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے مطابق جو بقول مرزا صاحب "ٹیچی ٹیچی" فرشتے کے ذریعے ہوتی تھی قادیان کا اتنا ہی بلند مقام ہے جتنا مسلمانوں کے نزدیک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا ہے۔ مرزا صاحب نے قادیان کو خدا کے نبی کی تخت گاہ کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ قادیان کا نام قرآن میں موجود ہے (یہ تو مراسلہ نگار ہی بتائیں گے کہ قرآن پاک میں قادیان کا نام کہاں ہے) مرزا صاحب نے اپنے ایک مشہور شعر میں قادیان کے "تقدس" ہاں اس قادیان کے تقدس کا جہاں ہندو سکھ عیسائی وغیرہ بھی موجود تھے اور موجود ہیں یوں نقشہ کھینچا ہے

؎ زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔

جب قادیان کی بستی اتنی محترم اور مقدس ہے تو قادیانی حضرات قادیانی کہلوانے سے الرجک کیوں ہیں۔ اور عار کیوں محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مذکورہ بالا حقائق کے بعد وہ اس حقیقت کو تسلیم کر لیں گے کہ قادیانیوں کو قادیانی کہنا ہی زیادہ صحیح ہے۔

مراسلہ نگار نے یہ بھی لکھا کہ "احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں اور آپ کو ایسا نہ سمجھنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں" یہ بھی سراسر غلط بیانی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو خاتم النبیین مانتے ہیں جس کی دلیل خود قادیانیوں کے "نبی" مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ وحی ہے مرزا صاحب لکھتے ہیں :

"میں بار بار بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واٰخرین منهم لما يلحقوا بهم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔"

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱

مرزا صاحب خود کو آخری راہ اور سب نوروں میں آخری نور کہتے ہیں لکھا ہے :

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں سب نوروں میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں"

کشتی نوح صفحہ ۵۶

مراسلہ نگار ہی بتائے کہ وہ سچا ہے یا مرزا غلام احمد قادیانی نے سچ کہا ہے وہ کہتا ہے میں خاتم الانبیاء، میں خدا کی آخری راہ اور میں سب نوروں میں آخری نور ہوں اور مراسلہ نگار لکھتا ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ کیا اس میں رتی بھر بھی صداقت ہے؟

مراسلہ نگار نے اپنے مراسلہ میں یہ بھی کہا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے آنحضرت نے حضرت علی کو خاتم الاولیاء اور مسجد نبوی کو خاتم المساجد کہا ہے۔ افسوس صد افسوس کہ مراسلہ نگار اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے خدا کے آخری اور پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی جھوٹ منسوب کرنے سے باز نہیں آیا نعوذ باللہ من ذالک ۔

مراسلہ نگار نے جو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہے اس حدیث پاک کے اصل الفاظ یہ ہیں :

"انی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد" (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۴۶)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں آخری نبی ہوں میری مسجد آخری مسجد ہے"۔ ظاہر ہے کہ حضورؐ نے اپنے آخری نبی ہونے کی نسبت سے ہی اپنی مسجد کو کسی نبی کی آخری مسجد کہا ہے۔ اگر مراسلہ نگار کی اس پر بھی تسلی نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث پاک میں اس مسئلہ کو یوں واضح فرمایا ہے :

" انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء"

ترجمہ : میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد الانبیاء کی خاتم ہے ان دونوں حدیثوں میں کہیں بھی یہ لفظ نہیں ہے کہ اے علیؓ تو خاتم الاولیاء ہے اور میری مسجد خاتم المساجد ہے۔

ممکن ہے مراسلہ نگار "خاتم" کے معنیٰ پر گوہر افشانی کرنے لگ جائے اس لئے میں اس کی تسلی کے لئے خود اس کے نبی مرزا صاحب کی ایک "حدیث" پیش کرتا ہوں جس پر مراسلہ نگار پر خاتم کا معنیٰ واضح ہو جائے گا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں :

" میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶)

مراسلہ نگار ہی بتائے گے کہ خاتم الاولاد کا کیا یہ معنیٰ درست ہوگا کہ مرزا صاحب مہر لگاتے جاتے تھے اور ان کی ماں بچے جنتی رہتی تھی یا انکا آخری اولاد ہوگا۔

مجلس تحفظ نبوت گوجرانوالا کی طرف سے

صوبائی و قومی اسمبلی کے ممبران کو

استقبالیہ

معزز ممبران قومی و صوبائی اسمبلی

آج کا دن ہمارے لیے عزت و افتخار کا باعث ہے کہ آپ حضرات نے اپنی ذاتی و اجتماعی مصروفیات سے وقت نکال کر اپنی تشریف آوری سے اس دینی ، فکری اور پُروقار تقریب میں شرکت فرمائی ۔

معزز حضرات

برصغیر جسے اب برِ اعظم ایشیا کا نام دینا چاہیے انگریزوں کے تسلط کی وجہ سے فتنوں کا مرکز رہا ہے ۔ سامراج نے اسلامیان ہند کو غلام اور مستقل ذہنی غلام بنا کر رکھنے کے لیے سازشیں تیار کیں ۔ وحدت اسلامی کو ٹکڑے کرنے کے لیے ایک اہم سازش سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے ظلی و بروزی نبوت کے خود ساختہ فتنہ کی تھی ۔ مسلمانان ہند کے دلوں سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ختم کر کے ایسے راستے پر گامزن کرنا تھا ۔ جہاں جہاد ، جانبازی جرأت کا نام و نشان تک نہ ہو تاکہ مسلمان تبدیل ہو کر ہمیشہ کے لیے غلام بنیں رہیں ۔ مفکر پاکستان علامہ اقبال نے اس نام نہاد نبوت کو " برگِ حشیش " کا نام دیا ۔

قابلِ صد احترام مہمانانِ گرامی

ظلی و بروزی نبوت کا یہ خود کاشتہ پودا جسے عرف عام میں قادیانی فتنہ کہا جاتا ہے ۔ اس کے خلاف مسلمانانِ ہند کے تمام مکاتیب فکر نے ۱۹۳۴ء میں قادیان میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے اپنی عملی جدوجہد کا آغاز کیا ۔

معززین گرامی قدر

صداقت بجائے خود تمام طاقتوں سے بڑی طاقت ہے ۔ چشم بینا ، اور فکر رسا نے کبھی اس کھلی حقیقت سے انکار نہیں کیا ۔ ہندوستان کی تقسیم کے وقت قادیانی امت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے " قادیان " کو مقدس علاقہ قرار دلانے اور " ویٹی کن سٹی " جیسی مراعات حاصل کرنے کے لیے ایک نقشہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش کیا ۔ جس میں انہوں نے اپنے لیے احمدیوں کی اصطلاح استعمال کر کے خود کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک ملت تسلیم کیا ۔ یہ نقشہ بھی مجلس نے من و عن شائع کروایا ہے ۔ قیام پاکستان کے بعد بانی پاکستان کی وفات پر جنازہ کے وقت ظفر اللہ قادیانی نے یہ کہہ کر جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا تھا کہ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ سمجھ لیں ۔

حافظ محمد ثاقب

معززین محفل

پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے اپنا گمراہ کن پروپیگنڈہ شروع رکھا ۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ یہ گمراہی اسلام کے نام پر ہوتی رہی ۔ قادیانی نواز افسر شاہی کی سرپرستی اور نادان مسلمانوں کی فرقہ وارانہ چپقلش سے اس گروہ نے بہت فائدہ اٹھایا ۔

حاضرین مجلس

قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کے نام سے قادیانی نمائندگی کے ہاتھوں ، ضلع گورداسپور " ایک تحصیل کے علاوہ تمام کا تمام ہندوستان میں چلا گیا ۔ گورداسپور چونکہ بھارت کو کشمیر سے ملانے کا واحد راستہ تھا ۔ اس لیے کشمیر جیسی جنت نظیر وادی آسانی سے ہندوؤں کے سپرد کر دی گئی ۔ جسے ہمارے حکمران پاکستان کی " شہ رگ " کہتے چلے آ رہے ہیں ۔ تقسیم ملک کے بعد بدقسمتی سے ہمیں ظفر اللہ اور ایم ایم احمد جیسے حکمران نصیب ہوئے ۔ جنہوں نے بانیان پاکستان کے نظریاتی مقاصد سے غداری کرتے ہوئے ، اسلام کے نام پر حاصل کی ہوئی اس سرزمین پر " اکھنڈ بھارت " کے اس خواب کو حقیقت بنانے کی ناپاک کوشش کی ۔ جسے ان کے نام نہاد " امیر المومنین " مرزا بشیر الدین محمود نے دیکھا تھا ۔ دار السلام پاکستان میں کلیدی اسامیوں پر

انہیں اسکیم کے تحت فائز کیا گیا جو قادیانی یا قادیانی نوازتھے اور ہمیں اس حقیقت کے اعتراف کرنے میں کوئی باک نہیں کہ ہمارے سابقہ حکمرانوں نے مجاہدین ختم نبوت کی آواز کو نظرانداز کرتے ہوئے اور اسے محض فرقہ وارانہ مسئلہ سمجھتے ہوئے اس سلسلے میں تجاہل عارفانہ سے کام لیا۔ حتیٰ کہ قادیانیوں نے ابتدائی ملازمتوں سے اہم سرکاری عہدوں تک ہر شعبۂ زندگی میں اپنی پوزیشن مضبوط کرلی۔

معزز حاضرین مجلس

مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرقہ وارانہ تعلقات سے بالاتر ہوکر مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر کے تعاون سے نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور انہیں کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کروانے کی جدوجہد شروع کی۔ اسلامیان پاکستان کے اس مطالبہ پر عاقبت نااندیش حکمرانوں نے غور و فکر کرنا بھی گوارا نہ کیا۔ بلکہ قادیانیوں کو تحفظ دینے کی غرض سے ان کو اسلحہ فراہم کیا گیا۔ حکمرانوں کے اس طرز عمل کا شدید ردعمل ہوا اور ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کے تحفظ کے لیے زبردست تحریک چلی۔

حضرات گرامی

اس تحریک کو دبانے کے لیے حکمران طبقہ نے جبرو تشدد کا مظاہرہ کیا اور گولیوں کی بوچھاڑ نے تحریک کو وقتی نقصان پہنچایا۔ لیکن لوگوں کے دلوں سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ ختم نہ ہوسکا۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ بربریت کے اس طرز عمل کی وجہ سے دس ہزار مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ لاکھوں پس دیوار زنداں ہو گئے۔ اور لاتعداد عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زخمی ہوئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے علاوہ یورپ، افریقہ اور مشرق وسطی کے متعدد ممالک میں قادیانیوں کی تحریک ارتداد کا پیچھا کرنے چل نکلی اور ہر موڑ پر اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا بعد ازاں ان مقامات پر مجلس کے مستقل دفاتر قائم کر دیئے گئے۔ ملتان میں قائم شدہ مثالی عالمی ہیڈ کوارٹر کے علاوہ ملک میں سو سے زائد دفاتر بحمد اللہ متواتر کام کر رہے ہیں صحافت جیسے مشکل میدان ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور "ختم نبوت" کراچی مسلمانوں کی ترجمانی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ عام مطبوعات اور کتب و رسائل کی سالانہ تعداد لاکھوں سے زائد ہے۔ مجلس سیاسیات سے بالا ہو کر ان فرائض سے عہدہ برآ ہو رہی ہے۔

اراکین محترم

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پروانوں کی قربانیاں رنگ لائیں اور ۱۹۷۴ء کے واقعہ ربوہ کے بعد پاکستان کے غیور مسلمان ختم نبوت کے لیے بلا امتیاز میدان عمل میں کود پڑے۔ حکومت وقت نے مسٹر جسٹس صمدانی کو تحقیقات پر مامور کیا۔ اسمبلی میں مرزا ناصر احمد کا بیان ۱۲ دن تک جاری رہا۔ مگر مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لائیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ ان برطانوی گماشتوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

معزز اراکین

اس فیصلہ کا اثر یورپ، افریقہ اور مشرق وسطی تمام ممالک میں ہوا۔ اور ارتداد کی اس تحریک کو ان ممالک میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس آئینی ترمیم کے نتائج کی وجہ سے قادیانی بہت زیادہ پریشان ہوئے اس پریشانی کے عالم میں اس طبقہ نے مسلمانان پاکستان کیخلاف نمودا ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کیے۔ مختلف مقامات پر کارکنان پر قاتلانہ حملے ہوئے اور مجلس کے ایک مبلغ "مولانا محمد اسلم قریشی" کو دن دہاڑے سیالکوٹ سے اغوا کر لیا گیا۔ مولانا کا اغوا ابھی تک معمہ بنا ہوا ہے۔

حضرات محترم

اس اغوا کے بعد غیور مسلمانوں نے پُرامن طریقہ سے صدائے احتجاج بلند کی۔ مجلس کی زیر قیادت اس پرامن جدوجہد میں مسلمان پھر کامیاب ہوگئے۔ اور حکومت وقت نے ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء کو ہمارے مطالبات تسلیم کر لیے۔ امتناع قادیانیت کے سلسلے میں باقاعدہ آرڈیننس جاری ہوا۔ قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال سے قانونی طور پر روک دیا گیا۔ قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ مگر شرعی عدالت کا فیصلہ بھی قوم کی توقعات کے مطابق تھا۔ قادیانیوں کو زبردست مایوسی ہوئی۔

معزز نمائندگان ملت

جس طرح ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی نے جرأت مندی، فرض شناسی اور غیرت ایمانی کے تقاضوں کے مطابق قادیانی فتنہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ بعینہٖ ملک کے عوام اور بالخصوص گوجرانوالہ کے شہری آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر آپ قوم کے مطالبات کو ایوان اقتدار میں پہنچائیں گے۔

مطالبات

۱۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔ اس سلسلے میں ایک سال کی رپورٹ شائع کرائی جائے۔ آرڈیننس کی خلاف ورزی پر غفلت برتنے والے اہل کاروں کے خلاف کاروائی کی جائے۔

۲۔ مولانا اسلم قریشی کیس کی تحقیقاتی رپورٹ مکمل شائع کرائی جائے اور اس اغوا یا قتل کے بڑے ملزم مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کرا کے شامل تفتیش کیا جائے۔

ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ آپ اسلامیان پاکستان کے ان مطالبات کو ملت اسلامیہ کی اس آواز کو اپنی زبان دے کر اسمبلی میں پہنچا کر اپنے قومی و دینی فریضہ سے جو قوم نے آپ کے سپرد کیے ہیں عہدہ برآ ہوں گے اس سلسلہ میں مجلس آپکی اخلاقی و عملی مدد کیلئے ہر وقت تیار ہے۔

آخر میں ہم پھر شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر ہمیں شکریہ کا موقع فراہم کیا۔

ہم ہیں آپ کے شکر گزار
اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ضلع گوجرانوالہ

(نوٹ: اراکین اسمبلی کا خطاب گزشتہ شمارے میں آچکا ہے)

قادیانی تیل و گیس کی ترقیاتی کارپوریشن کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں

کارپوریشن کا چیئرمین ذکاءالدین ملک قادیانی دیدہ دلیری سے اپنی خواہشوں کو عملی جامہ پہنا رہا ہے

قادیانیوں کی بدعنوانیوں کی منصفانہ تحقیقات کرائی جائے

کراچی (پ ر) عہدیداران او جی ڈی سی ایمپلائز یونین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے لیکن افسوس اس امر میں کہاں تک عملی پیش رفت ہوئی یہ ایک ایسا سانحہ ہے جو یقیناً ہم مسلمانوں کے لئے باعث شرم ہے یہ قادیانی غیر مسلم حضرات آج بھی سرکاری اداروں میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور اپنی من مانیوں میں مصروف ہیں جس کی ایک بدترین مثال تیل و گیس کی ترقیاتی کارپوریشن ہے جس کا قائمقام چیئرمین ذکاءالدین ملک قادیانی ہے جو دیدہ دلیری سے اپنی خواہشوں کو عملی جامہ پہنا رہا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں قادیانی حضرات مزید ترقیوں سے ہمکنار ہو رہے ہیں۔ خالد محمود جو ڈائریکٹر سینئر ایڈمن آفیسر بھرتی ہوا تھا جو کہ قادیانی اور ذکاءالدین ملک کا ہم زلف ہونے کی بنا پر ترقی پا گیا۔ جبکہ گریڈ ۱۹ میں ڈائریکٹ آکر اس نے بہت سے پرانے ملازمین کی حق تلفی کی اور آجکل پرنسپل پبلک ریلیشن کے عہدے پر کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ نذیر احمد سینئر چیف آفیسر بن کر کارپوریشن کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے۔ اسی طرح سعید بھکو جو قادیانی ایک بڑے عہدے پر فائز ہے جبکہ اسحاق جو ایک مستند چور ہیں اور کینیڈا کی عدالت سے چوری کی سزا یا ضمانت پر رہا ہوئے تھے آجکل کارپوریشن میں اسپیشل اسسٹنٹ برائے چیئرمین بن بیٹھے ہیں اسی طرح ان کے حواری خالد رحیم منیجر پروڈکشن کے عہدے پر ہیں۔ بدر الاسلام جو ذکاءالدین ملک کا بھانجا ہے ڈپٹی چیف ایڈمن آفیسر بن کے ٹاؤن سیکشن کے توسط سے خوب گھر بھر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ حضرات مستند قادیانی ہیں اور ان کے اعمال قابل مذمت ہیں

باقی صفحہ ۳۳ پر

ختم نبوت زندہ باد

زرتشت منیر قادیانی کو بدعنوانی ثابت ہونے پر ملازمت سے علیحدہ کر دیا

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت جناب حاجی محمد حنیف طیب کی ہدایت پر اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن کراچی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر زرتشت منیر کو جو کہ قادیانی ہے بدعنوانی اور خرد برد کا الزام ثابت ہونے پر ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ہفت روزہ ختم نبوت قادیانی مذکور کی بدعنوانیوں کو پہلے ہی بے نقاب کر چکا ہے۔ زرتشت منیر پر جہاں خرد برد اور بدعنوانیوں کے الزامات ہیں وہاں اس نے اپنی ملازمت کے دوران سینکڑوں قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کر کے مشرق وسطیٰ میں ملازمت پر بھیجا ہے۔ دینی اور عوامی حلقوں خصوصاً مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کو ملازمت سے علیحدہ کرنے پر مرکزی وزیر جناب حاجی حنیف طیب کو مبارکباد دی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی مذکور پر بدعنوانیوں اور خرد برد کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے اور اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ علاوہ ازیں اس نے جن قادیانیوں کو مشرق وسطیٰ بھیجا ہے انہیں فوراً واپس بلایا جائے۔

مرزا قادیانی کے بعد ایک اور "مسیح"

روم (ما نیٹر) پوپ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ترک باشندے محمت علی آغا پر مقدمہ کی کارروائی کا آغاز ہوا محمت علی آغا نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ وہ یسوع مسیح ہے اور یہ کہ وہ دنیا کے خاتمہ کا اعلان کرتا ہے اس نے کہا کہ دنیا تباہ ہو جائے گی۔

جنگ کوئٹہ ۲۹ مئی ۱۹۸۵ء

یاد رہے کہ محمت علی آغا کا بھائی مرزا قادیانی بھی دنیا کے لئے زلزلے، طاعون، لاتعداد تباہیاں اور ہیضہ لے کر آیا تھا اور ہیضہ سے خود بھی تباہ ہو گیا۔

سکھر کے واقعہ پر اسلام آباد اور راولپنڈی میں زبردست احتجاج

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) گذشتہ جمعہ کو اسلام آباد اور راولپنڈی کی تمام مساجد میں خطیب صاحبان نے منزل گاہ سکھر کے واقعہ کی مذمت کی اور مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ جمعۃ المبارک کا یہ عظیم اجتماع مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی دہشت گردی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ سکھر میں مسجد منزل گاہ پر مرزائیوں نے انتہائی دیدہ دلیری سے بم پھینک کر دو مسلمانوں کو شہید کر دیا اور گیارہ مسلمانوں کو شدید زخمی کر دیا۔ حکومت کی مرزائیوں سے غفلت اور دلجوئی کی وجہ سے مرزائیوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں جو مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہو چکے ہیں۔ یہ روزہ داروں کا اجتماع حکومت سندھ اور خاص کر وزیر اعلیٰ غوث علی شاہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی دہشت گردی کا سختی سے نوٹس لیں۔ اور مسلمانوں کے مرزائی قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے کر مسلمانوں کو مطمئن کریں۔

حضورؐ آخری نبی ہیں ان کے بعد مدعی نبوت مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

برسٹل میں ہزاروں پونڈ لاگت سے تعمیر ہونیوالی مسلمانوں کی مسجد کے افتتاحی جلسے سے

مولانا قاری محمد اسماعیل رشید کا خطاب

برسٹل (انگلینڈ) (نمائندہ ختم نبوت) یہاں مسلمانوں کی ایک عظیم الشان جامع مسجد کا افتتاح ہوا جس پر ہزاروں پونڈ لاگت آئی ہے۔ تعمیر کی تکمیل کے بعد مسجد کا افتتاح ایک جلسے سے کیا گیا۔ تقریب میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں نے بھی شرکت کی۔ جلسے سے خطاب کے لئے مولانا قاری محمد اسماعیل رشید کو مدعو کیا گیا تھا جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا موصوف نے اسلام کی حقانیت مسجد کی تعلیمات، نماز کی اہمیت جیسے موضوعات کے علاوہ ردّ قادیانیت پر مدلل تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں قرآن و حدیث سے دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک جھوٹا اور مکار شخص تھا جس نے زعم نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ سینکڑوں دروغ گوئے رو مسیح بھی بنتا مہدی بھی بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک واضح پیشگوئی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اصلی دجال سے پہلے تیس دجال آئیں گے۔ اور ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی دعویٰ تھا حضورؐ نے واضح فرمادیا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مولانا کی تقریر اردو اور عربی دونوں زبانوں میں ہوئی جس کے انتہائی مفید اثرات مرتب ہوئے تقریر کے بعد بڑی تعداد میں مسلمان طلباء میں عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

قادیانی ملک و ملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں

کوئٹہ (ختم نبوت رپورٹ) یہاں کے تین علماء مولوی محمد نعیم ترین، مولوی محی الدین اور مولانا عبید اللہ نے ایک مشترکہ بیان میں ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی سخت مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ قادیانی اس وقت ملک و ملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور ملک کے امن و امان کو تہہ و بالا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا حال ہی میں منزل گاہ سکھر میں قادیانیوں کی طرف سے حملہ اور مسلمانوں کو شہید کرنا اسی سلسلے کی کڑی ہے انہوں نے کہا کہ مسجد کی بے حرمتی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس واقعہ میں ملوث تمام مجرموں کی گرفتاری اور انہیں قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

صفدر علی چوہدری قادیانی کو ترقی دے کر اسٹیٹ لائف انشورنس کا قائم مقام چیئرمین بنا دیا گیا

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر مسٹر صفدر علی چوہدری کو جو کہ پکا قادیانی ہے ترقی دے کر اسٹیٹ لائف کا قائم مقام چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔ اس وقت اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن میں اہم پوسٹوں پر متعدد قادیانی چھائے ہوئے ہیں جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں مسٹر مبارک احمد ملک زونل ہیڈ لاہور، شجاع الدین احمد ایس جی ایم ایڈمن ایس، شیخ رفیق الرحمٰن ڈی جی ایم ری ٹیبل سیٹ، میاں نثار احمد زونل اکاؤنٹنٹ پشاور، مسٹر صفی الدین احمد زونل اکاؤنٹنٹ حیدر آباد، مسٹر عبدالغفور، مشتاق احمد چوہدری اسسٹنٹ جنرل منیجر ایس اینڈ ڈی، یہ شخص چوہدری صفدر علی قادیانی کا سالا ہے ان قادیانی افسروں کی وجہ سے اسٹیٹ لائف میں کافی قادیانی بھرتی ہو چکے ہیں۔ حیرت اس بات پر ہے کہ یہ قادیانی تمام مراعات بطور مسلم حاصل کر رہے ہیں۔

قاضی اللہ یار کا جامع مسجد محمدیہ ربوہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) ۱۰ رمضان المبارک کو جامع مسجد محمدیہ ربوہ میں جناب قاضی اللہ یار نے جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں فضائل رمضان اور غزوۂ بدر پر مفصل بیان کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی صاحب کے کیس میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے اور اسلم قریشی کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ قاضی صاحب کے بعد جامع مسجد محمدیہ ربوہ کے انچارج قاری شبیر احمد عثمانی نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر یوم احتجاج مناتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سکھر میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے مرزائی قاتلوں کو مرزا طاہر احمد سمیت پھانسی دی جائے۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے شہیدان ختم نبوت کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انشاء اللہ شہدائے ختم نبوت کا خون رنگ لائے گا۔ اور ہم مرزائیت کے مکمل خاتمہ تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

مولانا اسلم قریشی کیس کی تفتیش کس طرح ہو رہی ہے؟

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) تازہ ترین اطلاع کے مطابق صدر مملکت کے حکم پر تمام تفتیشی ٹیم کے ڈی آئی جی مسٹر شفقت فیصل آباد میں بیٹھے اپنے ڈویژن کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ ایس ایس پی ایڈمنسٹریشن لاہور تربیتی کورس کر رہے ہیں۔ ڈی ایس پی عبدالواسع کھاریاں میں تشریف فرما ہیں، ڈی ایس پی سلطان احمد آف ڈسکہ ریسٹ میں رونق افروز ہیں، اے ایس پی سیالکوٹ تنویر احمد پہلے شرعی کورس پر تھے واپس ہوئے تو آپریشن کے لئے سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل ہو گئے آج کل سیالکوٹ پہنچے ہوئے ہیں۔ بجا طور پر حکومت سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا تفتیش اسی طرح ہوا کرتی ہے۔

ڈی آئی جی فیصل آباد کو معطل کر کے مولانا محمد اسلم قریشی کیس میں شامل تفتیش کیا جائے، گوجرہ کانفرنس کا مطالبہ

گوجرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو بازیاب کیا جائے ان کی گمشدگی میں ڈی آئی جی فیصل آباد برابر کا شریک ہے اسے معطل کر کے شامل تفتیش کیا جائے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اس کی تمام املاک ضبط کی جائیں۔ ایک اور قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی امتناع آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ قادیانیوں کی طرف سے اسلامی شعائر کے استعمال کا نوٹس لیا جائے اور انجمن احمدیہ کے نام ربوہ کی سکنی زمین اور جعلی انتقال کی تحقیقات کرائی جائے اور ربوہ کے مکینوں کو حقوق ملکیت دیئے جائیں۔ ایک اور قرارداد میں فوج سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے نیز شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ یہ کانفرنس امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں ہوئی جس میں مولانا فضل الرحمٰن مسٹر حمزہ ایم این اے ملک محمد اکبر ساقی علامہ علی غضنفر کراروی مولانا اللہ وسایا

باقی صفحہ ۲۳ پر

ربوہ میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) ایک قادیانی اشرف احمد ولد غلام قادر قوم ارائیں ساکنہ محلہ طاہر آباد ربوہ جامع مسجد محمدیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے امام جناب قاری شبیر احمد عثمانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں مرزائیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے بعد از نماز مغرب نمازیوں کی موجودگی میں محترم اشرف احمد ولد غلام قادر کو کلمۂ شہادت پڑھایا۔ اور اقرار کروایا کہ میں خدا تعالیٰ کو ایک مانتا ہوں۔ حضور نبی کریمؐ کو خدا تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی مانتا ہوں اور حضورؐ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر اور مرتد سمجھتا ہوں نومسلم (قادیانی) نے جناب قاری شبیر احمد عثمانی کو ایک تحریر بھی لکھ کر دی۔

مرزا طاہر لندن پہنچ کر سخت ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو گئے

ہر وقت مسلح پہرے میں رہتے ہیں انہیں خدشہ ہے کہ مسلمان اسلم قریشی کا انتقام ضرور لیں گے

لندن (ختم نبوت رپورٹ) مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کے بعد جب مرزا طاہر بھاگ کر لندن پہنچے ہیں تو ان کے ارد گرد ہر وقت ۱۲/۱۳ نوجوانوں کا مسلح پہرہ رہتا ہے گزشتہ دنوں انہوں نے یہاں اپنے نئے گھر آباد میں ایک کانفرنس کی تو وہ مسلح پہریداروں کے گھیرے میں کانفرنس میں داخل ہوئے جب تک وہ اسٹیج پر بیٹھے رہے تو اسٹیج کے ارد گرد قادیانی لٹھ برداروں کے علاوہ مسلح پہریدار بھی گھیرے رہے۔ ایک موقع پر ان کی تقریر کے دوران اچانک بجلی چلی گئی تو مسلح پہریدار دوڑ کر اسٹیج پر پہنچ گئے جنہوں نے مرزا طاہر کو گھیرے میں لے لیا۔ اس وقت وہ یہاں کسی ایک جگہ پر رہائش پذیر نہیں رہتے نقل مکانی کرتے رہتے اور جہاں وہ جاتے ہیں مسلح پہریدار ان کے ساتھ جاتے ہیں۔ اگر یہاں کسی قادیانی کے مکان پر مسلح پہرہ ہو تو اس سے یہی تاثر لیا جاتا ہے کہ آج مرزا طاہر یہاں ٹھہرے ہیں جب مسلمان متعلقین سے پوچھتے ہیں کہ اسی سرزمین سے تو تمہیں نبوت اور خلافت کا تحفظ ہے تو یہاں یہ پہرہ کیسا؟ تو وہ یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ مرزا طاہر ہمارے امام ہیں ہمارے نوجوان ان کے احترام اور عقیدت کی وجہ سے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ حالانکہ بعض باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ آج کل مرزا طاہر شدید ذہنی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ وہ راتوں کو سوتے سوتے اچانک ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ پہریدار آپس میں گپ شپ میں مصروف ہیں یا کوئی اونگھ رہا ہے تو انہیں سخت ڈانٹ پلاتے ہیں۔ اور دوسرے دن ان کی جگہ دوسروں کو ڈیوٹی پر مامور کر دیتے ہیں۔ ان پر مولانا محمد اسلم قریشی ہر طرح سوار ہیں۔ خود قادیانی حلقوں کا کہنا ہے کہ مسلمان کسی بھی وقت ان پر حملہ کر کے مولانا اسلم قریشی کا انتقام لے سکتے ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ آج کل جو کیسٹیں پاکستان آ رہی ہیں ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ قادیانی جماعت کا شعبہ تصنیف و تالیف انہیں تحریر کر کے دیتا ہے اور مرزا طاہر انہیں پڑھ کر ریکارڈ کرا دیتے ہیں تاکہ ان کے پیروکار یہ تاثر نہ لیں کہ مرزا طاہر کو کسی قسم کی بیماری لاحق ہے۔

حساس عہدے سکہ بند قادیانی

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) آرمی میڈیکل کور اور ملٹری لینڈ اینڈ کنٹونمنٹ ملک کے دو اہم اور حساس ترین ادارے ہیں اور دونوں اداروں کے سربراہ بالترتیب لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن اور مسٹر جلیل احمد پکے قادیانی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مرزا طاہر بھاگنے سے ایک دن پہلے جنرل محمود الحسن کے مہمان تھے۔ جنرل مذکورہ کا کلام پاک فوج کے ترجمان ہفت روزہ ہلال میں بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

مرزائی کا نام مسجد رکھنے پر تین سال قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکے گی

اسلام آباد (ختم نبوت رپورٹ) حاجی یونس الٰہی رکن قومی اسمبلی کے قادیانیوں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وفاقی وزیر مذہبی امور مقبول احمد خان نے کہا ہے کہ تعزیرات پاکستان اور ضابطہ فوجداری میں مناسب ترمیمات کر دی گئی ہیں اور اپنی عبادت گاہوں کے لئے لفظ مسجد استعمال کرنے والے قادیانیوں کو تین سال قید بامشقت اور جرمانے کی سزا دی جا سکے گی۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہمارا اسمبلی میں آنے کا مقصد قادیانیت اور لادینیت کے خلاف آواز بلند کرنا ہے

مولانا عبد الحق

اسلام آباد اور راولپنڈی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کی سرگرمیوں پر مبنی تفصیلی رپورٹ

رپورٹ: محمد شعیب گنگوہی ڈیرہ اسماعیل خاں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک مرکزی وفد حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے حکم پر قومی اسمبلی کے ممبران سے ملاقات اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف دائر کی جانے والی اپیل کی سماعت کے سلسلہ میں اسلام آباد پہنچا۔ وفد کے ارکان میں مولانا عزیز الرحمن جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، محمد ریاض الحسن گنگوہی سینئر رکن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان، علامہ علی غضنفر کراروی نائب صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان، مولانا محمد اکرم طوفانی مبلغ ختم نبوت سرگودھا، علامہ آغا مرتضیٰ پویا اور مولانا عبد الرؤف شامل تھے۔ وفد نے علماء راولپنڈی و اسلام آباد سے ملاقاتیں کیں اور اپنے آنے کی غرض و غایت سے آگاہ کیا۔

سپریم کورٹ میں قادیانیوں کی جانب سے دائر کی جانے والی اپیل کی سماعت کے سلسلہ میں پنڈی اور اسلام آباد کے کثیر علماء کرام نے شرکت کی جن میں قابل ذکر علماء کرام کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ مولانا قاری محمد امین صاحب، مولانا عبد الحکیم صاحب، مولانا عبد الستار توحیدی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبد العزیز ہلالی، علامہ علی غضنفر کراروی اور مولانا عبد الرؤف۔ علاوہ بریں اسی روز آغا مرتضیٰ پویا کے بنگلے پر قومی اسمبلی کے سپیکر جناب سید فخر امام سے وفد نے ملاقات کی، اور قادیانیت کے جارحانہ عزائم سے جناب سپیکر کو آگاہ کیا۔ بعد ازاں وفد نے اراکین نیشنل اسمبلی حاجی محمد اسلم کھیلا، راجہ نادر پرویز فیصل آباد، مولانا عبد الحق شیخ الحدیث اکوڑہ خٹک، مولانا سمیع الحق سینیٹر و دیگر ممبران سے تفصیلی ملاقاتیں کیں۔ مولانا عبد الحق صاحب نے فرمایا کہ تمام ارکان اسمبلی کے نام میں نے خط ارسال کر دیا ہے جس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لئے ارکان اسمبلی کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اسمبلی میں ہمارا آنے کا مقصد ہی قادیانیت و لادینیت کے خلاف آواز بلند کرنا ہے۔ بعد ازاں جب وفد واپس دفتر ختم نبوت اسلام آباد پہنچا تو سکھر سے افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ جامع مسجد منزل گاہ پر قادیانیوں نے بموں سے حملہ کر کے ۱۴ افراد کو شہید و زخمی کر دیا ہے فوراً ٹیلیفون کے ذریعے پورے پاکستان میں اطلاع پہنچائی گئی اور ایک ٹیلیگرام کے ذریعہ جنرل ضیاء الحق، وزیر اعظم محمد خان جونیجو، وزیر داخلہ محمد اسلم خٹک کو واقعہ سے مطلع کیا گیا اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا چنانچہ پنڈی اور اسلام آباد کی تمام جامع مساجد میں قرار دادیں بھجوائی گئیں اور ہنگامی اجلاس میں اس واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کے اصل مجرموں کو بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اسی دوران ارکان اسمبلی کو اس درندگی سے آگاہ کیا گیا اور کہا گیا کہ اسمبلی میں اس کے خلاف آواز اٹھائی جائے کی کوشش کی جاوے۔ اور اسی سلسلہ میں مولانا عزیز الرحمن صاحب فوراً سکھر روانہ ہو گئے۔ اور بعد میں محمد ریاض الحسن گنگوہی تمام کام مکمل کر کے خانقاہ سراجیہ کندیاں روانہ ہوئے اور حضرت قبلہ خواجہ خان محمد صاحب کو وفد کی تمام کارگزاری سنائی۔ راقم الحروف اس تمام سفر میں وفد کے ہمراہ رہا۔

بقیہ: آج جو حاکم ہیں

مولانا ضیاء الدین آزاد، عبد المتین چوہدری ایڈووکیٹ، حافظ محمد اسلم پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد اور طارق محمود نے تقریریں کیں

بقیہ: گیس کمپنی

نہیں قابل گرفت بھی ہیں۔ کیونکر دائی ایم مرزا (قادیانی) کو کانٹریکٹ پر D.G.O. اسٹورز رکھ کر محض اسے مالی فوائد دینے کے اور کچھ نہیں ہے جبکہ یہ ایک بوڑھا آدمی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر قادیانی افسران کی ایک فہرست درج ذیل ہے جو کارپوریشن کو لوٹ کر ملک میں "سیاہ سونے" کی تلاش میں کئے جانے والی اسکیموں پر براہ راست اثر انداز ہو کر ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں:
(۱) خالد پرویز سینئر ایڈمن آفیسر (۲) اسلم بھٹی چیف کمیونیکیشن آفیسر (۳) نسیم احمد باجوہ ایڈمن آفیسر (۴) خالد فیروز ڈپٹی چیف انجینئر (۵) محمود احمد ڈپٹی چیف E.O. (۶) متین احمد ایڈمن آفیسر (۷) نجم کمال حیدر ڈپٹی منیجر کارپوریٹ پلاننگ (۸) ظہور احمد سینئر E.O. (۹) طارق جیوال سینئر جیو جسٹ (۱۰) اعجاز قدیر ڈپٹی چیف الیکٹرونک آفیسر اور دیگر وغیرہ وغیرہ چنانچہ تمام مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ یک آواز ہو کر حکومت سے اپیل کریں کہ وہ تیل و گیس کے ترقیاتی کارپوریشن میں بڑی تعداد میں قادیانیوں کی بھرتی بند کی جائے اور ترقی یافتہ قادیانیوں کی بدعنوانیوں اور سرکاری رقوم کی خورد برد کی منصفانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔

حیدر آباد میں نامعلوم آدمی نے مشہور قادیانی ڈاکٹر کو قتل کر دیا

قادیانیوں نے ایف آئی آر میں حضرت صاحبزادہ پیر شریف مولانا عبد الحق اور مولانا نذیر احمد کا نام درج کرا دیا

حیدر آباد (نمائندہ ختم نبوت) ایک قادیانی ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر کو کسی نامعلوم شخص نے تیز دھار آلے کے وار کر کے قتل کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مذکور اپنی جماعت کا سرگرم مبلغ تھا اور اس نے اپنے ہسپتال کو قادیانی تبلیغ کا اڈہ بنایا ہوا تھا۔ اخباری اطلاع کے مطابق نامعلوم شخص قتل کے بعد موقعہ واردات سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ قادیانیوں نے مقامی تھانے میں ایف آئی آر درج کرا دی ہے جس میں سندھ کے تین مشہور علماء کرام پیر طریقت حضرت مولانا عبد الکریم صاحب پیر آف بیر شریف، حضرت مولانا عبد الحق صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مفتاح العلوم گاڑی کھاتہ حیدر آباد اور حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے نام درج کرائے ہیں۔ صوبہ سندھ کے عوام ان اکابر علماء کرام کے نام ایف آئی آر میں درج کرانے کو قادیانی اور قادیانی افسران کی سوچی سمجھی سازش تصور کرتا ہے۔ کراچی کے متعدد علماء کرام، حیدر آباد کے علماء اور مذہبی حلقوں نے اس مرزائی سازش کی پرزور مذمت کی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ قادیانی جان بوجھ کر سندھ کے حالات خراب کرنا چاہتے ہیں۔ اور کلمہ طیبہ کی توہین کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کر رہے ہیں حتیٰ کہ قادیانیوں نے میرپور خاص میں ایک مسلمان اور سکھر میں تاریخی مسجد منزل گاہ میں دستی بم پھینک کر دو مسلمانوں کو شہید کر دیا اور کنری میں بخاری مسجد کا گھیراؤ کر کے مسلمانوں کو کھلم کھلا للکارتے رہے۔ علماء کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی شر انگیزیاں بند کرائی جائیں۔

بزمِ ختم نبوت

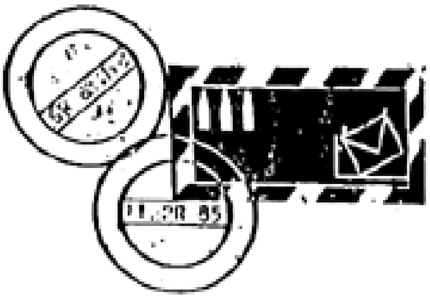

معاشی استدعا

بلاشبہ سابقہ حکومت اور اس وقت کی قومی اسمبلی نے قادیانی و لاہوری گروپ کی تکفیر کے سلسلہ میں قانون منظور کیا تھا۔ وہ ایک نہ صرف راست اقدام بلکہ قابل ستائش اسلامی خدمت انجام دی تھی موجودہ حکومت نے بھی اسلامیانِ پاکستان کے اسلامی مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیوں کے کلمہ طیبہ کی مخالفت مسجد ضرار کی مانند نقشہ سازیوں کو ترک کیا اور ان کے رسائل و جرائد پر پابندی عائد کی جو کلمۂ جھوٹی نبوت کی اشاعت و تبلیغ میں برسر پیکار تھے۔ دونوں گروہوں کے لیے بہتر تو یہ تھا کہ جھوٹی نبوت سے روگردانی کرتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہوتے شومئی قسمت اور اسلام دشمنی میں مدہوش ہو کر انہوں نے ایک کثیر تعداد اہالیانِ پاکستان کو کم و بیش ایک ہی مضمون کا خط لکھنا شروع کر دیا کہ موجودہ حکومت کے نافذ کردہ قانون کو سادہ لوح مسلمانانِ پاکستان کے دلوں کو فریب کاری اور دغابازی کی بھینٹ چڑھا کر منسوخ و معطل کرا دیا جائے۔ جب ان کی یہ قبیح حرکت کارگر ثابت نہ ہوئی تو العیاذ باللہ کلمہ طیبہ کی توہین پر اتر آئے۔ توہین و تضحیک کلمہ طیبہ کی سزا سے فرار ہونے کے لیے ضمانتیں کروائیں اور مقدمات کی پیروی شروع کر دی۔ زیادہ تر ان مقامات پہ کلمہ طیبہ کی توہین کرنے کی جسارت کی جہاں پر قادیانی حضرات منصفی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جب کہ اس ساری سازش کی کڑیاں کھولنا حکومت پاکستان کا فرض اولین ہے۔

جب یہ دونوں سازشیں رنگ نہ لائیں تو بائیں بازو کے سرخیل جناب حنیف رامے صاحب زاغ و زغن کا روپ دھار کر اخباری بیان داغنے لگے۔ کاش انہوں نے اس سازش کو پروان چڑھانے کے لیے سعی بلیغ کی ہوتی۔ جب یہ ساری کارروائیاں ماند پڑ گئیں تو ہمارے بعض قومی اخبارات نے اپنے اداریوں کا رخ قادیانیت کی جانب موڑا ہے۔ اب دیکھیں کب عقل سلیم ان کو شاہد و وجد ان کے قریب لاتی ہے! الحاد و زندیقیت کی کھائیوں میں سسکیاں لینا ان کا نصیب ٹھہرتا ہے۔

سب کو تسلیم ہے اور یہ امر واقعہ ہے کہ قادیانی حضرات ہماری سرکاری ملازمتوں میں پہلے دخیل ہیں اور بعض نہ صرف اہم عہدوں پر فائز ہیں بلکہ قادیانیت کے سرخیل ہیں۔ نیز ایک طبقہ سرویس میں ایسا ہے جو بظاہر مسلمان ہے مگر اندرون خانہ قادیانی ہے۔ قادیانی افسران اور منافقین قادیانی ان مسلمان ملازمین کی خفیہ رپورٹیں (CONFIDENTIAL REPORT) اچھا بھرتے ہیں۔ جن کے بارے میں ان کو یقین ہوتا ہے کہ صرف کلمہ گو مسلمان ہیں اور ختم نبوت سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ بعض دفتری سیاستدان حکمت و مصلحت کو بروئے کار لاتے ہوئے اور ملازمت و معاش کو تقویت دینے کی خاطر ان میں ہاں ملانا ہی وقت کی نزاکت گردانتے ہیں۔ اس کے برعکس معدودے چند ملازمین جو ختم نبوت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ اور ان کے متعلق با اخلاق اللہ ہونے کی تسلی کرتے ہیں اور جن کی زبان مرزا قادیانی کو جھوٹا نبی کہتے ہوئے نہ لڑکھڑاتی نہیں ہے۔ وہ اپنی خفیہ رپورٹوں کو خسارے میں ڈال دیتے ہیں یا کم از کم ترقی و مالی منفعت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ہماری قومی ملازمت کا امتیاز اور خصوصیت یہ ہے کہ یہ خفیہ رپورٹوں کے سہارے ہی نشو و نما پاتی ہیں۔ جب ان خفیہ رپورٹوں پر قادیانی حضرات کے قلم سوار ہوں گے تو ختم نبوت پر کیا بیتے گی یہ حضرات ہی ان کی روح وجان کی بابت قیاس فرما سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں قادیانی افسران اور منافقین قادیانی افسران دفاتر میں چیرہ دستیاں اور ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں مثلاً حنیف رامے صاحب کے اخباری بیان کی کاپیاں تقسیم کر رہے ہیں۔ اور ماتحت لینے اور پڑھنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ ماتحتوں کو بخوبی علم ہوتا ہے کہ ان کاپیوں کی تقسیم کا کام فلاں عہدے دار صاحب منصب جلیل قادیانی کی جانب سے انجام پا رہا ہے۔ نیز اخبارات کے اداریے بھی تقسیم ہو رہے ہیں۔ قادیانی حضرات دفاتر میں مرکزی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سارا وقت صرف کرتے ہیں۔ نیز وسائل دفتر کو استعمال کرتے ہیں

مثلاً مسلمان چپڑاسی ان کے اجتماع کے لیے سارے لوازمات کا انتظام کرتا ہے۔ اور ضروری اشیاء فراہم کرتا ہے۔

انتہائی بدقسمتی ہے کہ جس طرح سو سالہ دور میں انگریز نے لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی اپنائے رکھی تھی اسی طرح قادیانی افسران بھی اسی پالیسی پر کامزن ہیں نیز گروہ ملازمین کو عاشقین رسول اور عاشقین ختم نبوت کو نقصان پہنچاؤ اور ملازمت سے محروم کرو کی پالیسی پر عمل پیرا رہیں۔ قادیانی حضرات و افسران کھلے بندوں آزاد ہیں۔ کیونکہ وہ کسی قاعدہ وضابطہ کے پابند نہیں ہیں۔ ہر حیلہ و ذریعہ اختیار کر کے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتے ہیں مثلاً رشوت و خوشامد وغیرہ۔ اگر بفرض محال افتاد پڑی تو ہماری قادیانی جماعت ہماری کفیل اور معاشی مسئلہ احسن طریق سے حل ہو جائے گا۔ اس کے برعکس ختم نبوت کے پروانے ہیں کہ معاشی بدحالی اور معاشی عدم استحکام کو مدنظر رکھتے ہوئے ظلم و بربریت کا شکار ہیں۔

آپ سے اپیل ہے کہ ایسا حکم جاری فرمایا جائے کہ قادیانی اور منافقین افسران مسلمان ملازمین کی خفیہ رپورٹیں بھیجنے کے مجاز نہ ہوں تاکہ اسلامیان پاکستان ان کی اس ناروا تعدی و ظلم سے محفوظ رہ سکیں اس سے اسلام کا بول بالا ہوگا۔ اور خدائے ذوالجلال آپ کو اجر جزیل دیگا۔

(غلام نبی کراچی)

ایں دُعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

رمضان المبارک میں شدت کی گرمی کے باعث مضامین ارسال خدمت کرنے میں تاخیر ہوگئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شوال المکرم کے ابتدائی ایام میں مضامین ارسال خدمت کرنے کی کوشش کرونگا ۱۸ شوال المکرم کو ملتان میں سہ سالہ صادق انتخاب ہے۔ اس موقعہ پر ملتان جانے کا پختہ ارادہ ہے آگے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا "ختم نبوت" جلد چہارم شمارہ ۱۰ کا رنگین ٹائیٹل پیج دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی مخلصانہ کوششوں میں حامی و ناصر ہو۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

تاج محمد جامعہ قاسم العلوم

فقیر والی ضلع بہاول نگر

قادیانی مرتدوں کی بکواس

قادیانی مرتدوں نے حال ہی میں سپینش زبان میں ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس کی وہ ہزاروں کی تعداد میں فوٹو کاپیاں کروا کر پاکستان اور دیگر تمام ممالک اسلامیہ وغیرہ کے سفارتخانوں اور عام مسلمانوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اس کی ایک فوٹو کاپی اسلامی سینٹر میڈرڈ سپین نے مجھے بھی ارسال کی تاکہ میں یہ بات اسلامی حکومت پاکستان کے نوٹس میں لا سکوں پمفلٹ کے اوپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم پاکستان میں کلمہ طیبہ کی توہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسلامی مشن ہیڈ آباد کا اردو کا لکھا ہے۔ اور پمفلٹ کے نیچے آخر میں سپین کا احمدی اسلامی مشن پیڈرو آباد کا اردو کا فون نمبر ۱۸۶۲۳۰۳ تحریر ہے۔ میں سب سے پہلے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اسلامی حکومت کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ پاکستان کے قادیانی مرتد صدارتی آرڈیننس مورخہ ۲۶/۴/۸۴ء کی کھلی بغاوت اور قانون شکنی کر رہے ہیں کیونکہ موجودہ اسلامی آرڈیننس کی رو سے وہ اپنے مشن کو اسلامی مشن کہہ کر اور کلمہ طیبہ تحریر کر کے وہ یہ صاف صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ قادیانیوں کا مذہب اسلام ہے۔ جو آرڈیننس کی دفعہ ۲۹۸-۲۰ کی صریح بغاوت ہے۔ لہٰذا پمفلٹ شائع کرنے اور تقسیم کرنے والے پاکستانی قادیانی مرتدوں کو تین سال قید سخت اور جرمانہ کی سزا دی جائے۔ اس کے علاوہ قادیانی مرتدوں نے یہ بکواس بھی کی ہے کہ حکومت پاکستان نے اپنے سیاسی مفادات کی خاطر احمدیوں کو کلمہ طیبہ مٹانے کو کہا ہے۔ اخبار ڈان نے اپنی ۱۲ فروری کی اشاعت میں خبر دی ہے کہ وزارت داخلہ پاکستان نے پولیس کو حکم دیا ہے کہ کلمہ طیبہ لکھنے والے احمدیوں کے خلاف کارروائی کی جائے چنانچہ فیصل آباد، گوجرانوالہ، ساہیوال، اوکاڑہ اور دوسرے شہروں میں پولیس نے کارروائی کر کے کلمہ طیبہ مٹانا شروع کر دیا ہے۔ راولپنڈی کے سٹی مجسٹریٹ نے جماعت احمدیہ راولپنڈی کو یہ حکم نامہ لکھ کر بھیجا ہے کہ تم نے مری روڈ کے بیت الحمد نمبر پر کلمہ شریف لکھا ہوا ہے وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مٹا دیا جائے ورنہ تمہارے خلاف نئے قانون کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ اس وقت کئی احمدی کلمہ طیبہ لکھنے کی پاداش میں گرفتار ہیں۔ قادیانیوں کے پمفلٹ میں صدر پاکستان اور حکومت پاکستان کے خلاف مندرجہ ذیل الفاظ درج ہیں۔ جو جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اور حکومت پاکستان کی سراسر توہین اور بغاوت کے مترادف ہیں۔ اسلامی حکومت کو اس کا سخت نوٹس لینا ہوگا۔

صدر ضیاء الحق اپنے آپ کو اسلامی نظام کے نفاذ کا دعویدار اور اسلام کا محافظ کہتا ہے مگر اس کے کلمہ طیبہ کو مٹانے کے حکم اور سرگرمیوں کے عمل سے صاف ظاہر اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ غیر ملکی طاقتوں کا ایجنٹ ہے اس لئے اسلامی دنیا کو جاگ جانا چاہیئے۔ ورنہ پاکستان میں کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لہٰذا اسلامی دنیا کو صدر ضیاء کی حکومت کے خلاف کارروائی کرنی چاہیئے۔"

اس باغیانہ اور توہین آمیز بہتان تراشی کو پڑھ سن کر بھی اگر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب بقیہ ہم نیمہ پاکستان کی سالمیت اور حفاظت اور اسلامی امت کی خوشنودی کی خاطر پاکستان سے قادیانیوں کا مکمل خاتمہ کرنے کے لئے مولانا محمد اسلم قریشی کے قادیانی قاتلوں کو پھانسی نہیں دیتے مسلمانوں کو قادیانی مرتد ہونے پر قتل کرنیکا قانون نافذ نہیں کرتے اور قادیانی افسروں کو فوج، سول تعلیم اور پولیس کی ملازمتوں سے برطرف نہیں کرتے تو نوٹ کر لیں کہ قادیانی مرتد کسی نہ کسی دن پاکستان کو اپنے الہامی عقیدہ اکھنڈ ہندوستان مورخہ ۱۴/۸/۴۷ء کے مطابق دوبارہ اکھنڈ ہندوستان بنا کر ہی دم لیں گے۔ پھر ڈھونڈنا بھی خبر نہ ہوئی۔ ظفر اللہ مرتد نے قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھا۔ لیاقت علی خاں کو قتل کرایا مگر خواجہ خیر الدین مسلم

سکھر میں

آل پارٹیز ختم نبوت کنونشن اور کانفرنس

مورخہ ۸ شوال المکرم

بروز جمعہ منعقد ہوگا

مندوبین حضرات سے التماس ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لائیں

عزیز الرحمٰن جالندھری

قائم مقام ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بقیہ: دورۂ افریقہ

مرحوم باوا صاحب نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنے اور اپنے خاندان کو پالنے کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچایا تھا اور اس میں سو فیصد کامیاب رہا، مظلوم قادیانیوں پر مرزائی فیملی نے بیسیوں قسم کے چندے لاگو کر رکھے ہیں اور چندے کے دھندے کے بجیس میں زبردست بزنس چل رہا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی فیملی کی چاندی ہو رہی ہے۔ یہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ تمام مظلوم قادیانی زندگی بھر اس کے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں اور مرتے وقت بھی اس سے چھٹکارہ مشکل ہوتا ہے ہر قادیانی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی جائیداد میں سے ۱۰ فیصد ڈیڈ ٹیکس (چندہ بہشتی مقبرہ) کے لیے اپنی زندگی میں وقف کر دے۔ اگر کسی صورت میں وہ ادا نہیں کر سکا۔ تو اس کو مخصوص قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا آج تک کروڑوں روپوں کے حساب سے ڈیڈ ٹیکس وصول کیا جا چکا ہے۔ لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ قادیانی خاندان اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

آخر میں تمام سامعین کو متوجہ کرتے ہوئے باوا صاحب نے کہا کہ تمام امت کا متفقہ فیصلہ اور اجماع ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ اور حدیث میں ہے کہ میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا میں اُن قادیانی حضرات سے جو اس سلسلے میں شریک ہیں انسانی رشتے کے لحاظ سے عرض کروں گا کہ خدا را وہ سوچیں اور مرزا قادیانی کے طوقِ لعنت کو گلے سے اتار پھینکیں۔ اور مسلمان ہو کر امت محمدیہ کے بحرِ بےکنار میں شامل ہو جائیں ہر شخص نے اپنی اپنی قبر میں جانا ہے آپ اپنی تھوڑی سی زندگی کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کو دیکھیں،

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت پر قائم و دائم اور قادیانیوں کو ہدایت سے نوازیں

(جاری ہے)

بقیہ: بزم ختم نبوت

لیگی لیڈر قادیانی مرتدوں کی حمایت کر رہا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ خود قادیانی ہے۔

منظور الٰہی ملک اعوان

رکن مرکزی مجلس شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ

بقیہ: اداریہ

- اگر یہاں کچھ کامیابی کے آثار نظر آئے تو پھر پورا ملک ان کا نشانہ ہوگا۔
- یہ کارروائی اہم اور کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران کے ذریعے ہوگی۔

اگر جابر حکمران مذکورہ بالا حقائق کے بعد بھی قادیانیوں خصوصاً قادیانی افسروں پر اعتماد کرتے ہیں تو وہ ملک اور قوم کی کوئی خدمت انجام نہیں دے رہے۔ ہم اپنے حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ خدا را وہ اس مارِ آستین گروہ سے ملک کو نجات دلائیں۔ اور اس وقت جو قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں انہیں فوراً برطرف کر دیں۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ: خصائل نبوی ۳

عبد اللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ پڑھتے دیکھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے معاویہ بن قرہ (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں وہ) کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کے مجتمع ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اسی لہجہ میں پڑھ کر سناتا۔

فائدہ ترجیع کے معنی لغت کے اعتبار سے لوٹانے کے ہیں آواز کو لوٹا کر پڑھنا مراد ہے خود عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی تفسیر آآآ منقول ہے اس کا مطلب بعض علماء نے درست کر کے پڑھنے کا فرمایا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ کے فتح ہونے اور دار الاسلام بن جانے کی وجہ سے نہایت سرور تھا۔ اس لیے لطف سے پڑھ رہے تھے۔ مگر میرے استاد حضرت والد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی تحقیق کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اونٹنی پر تشریف فرما تھے۔ اس کی حرکت سے آواز ترجیعی معلوم ہوتی تھی۔ اسی بنا پر عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر آآ سے نقل کی۔ اور اسی وجہ سے معاویہ نے اس کی نقل کرنے کی کوشش نہیں کی کہ دانستہ اس طرح آواز بنانے سے لوگ مجتمع ہو جائیں گے اس توجیہ کے موافق آئندہ حدیث کے بھی مخالف نہیں ہوگی۔ بندہ کے نزدیک یہ توجیہ زیادہ پسندیدہ ہے اس لیے کہ اگر پہلے قول کے موافق آواز بنا کر اور درست کر کے پڑھنا مراد ہے تو پھر لوگوں کے مجتمع ہونے کا کیا خوف ہے قرآن پاک کو اچھی آواز سے جس میں گانے سے مشابہت پیدا نہ ہو پڑھنا ہی چاہیے۔ بہت سی احادیث میں مختلف عنوان سے قرآن پاک کو ترتیل سے اچھی آواز کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب وارد ہوئی ہے جن میں سے بعض روایات میں اپنے رسالہ "فضائل حدیث" میں لکھ چکا ہوں جس کا دل چاہے اس کو دیکھے۔

مجاہد ملت حضرت مولانا مُحمّد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

کی پہلی

سوانح حیات

شائع ہو گئی ہے

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر نور محمد غفاری

۳۴۸ صفحات کی اس سوانح حیات میں مولانا مرحوم کے حالاتِ زندگی کو نہایت اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، معیاری، خوبصورت ڈائی دار جلد اور عمدہ کاغذ قیمت صرف ۳۲/- روپے

ملنے کے پتے

۱۔ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ــــــ ملتان فون: ۷۳۳۴۸، ۴۱۲۲۳

۲۔ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی۔ فون: ۷۱۱۶۷۱

SHAMSI

For

CANVAS

&

TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.

(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3, Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2
Phones: 221541 - 230091
Grams: "Canvas" Karachi.
Telex: 24446

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

نعت شریف

جو بھی دل عشقِ پیمبر میں فنا ملتا ہے
دستِ قدرت سے اسے آب بقا ملتا ہے

حسن سے اس کے ہیں روشن گل ولالہ کے ایاغ
ویسی خوشبو تو نہیں رنگ ذرا ملتا ہے

کوئی محروم نہیں، ہے وہ کرم کا دربار
مانگنے والوں کو خواہش سے سوا ملتا ہے

درِ احمد کی غلامی میں ہے عالم کی نجات
اسی دربار میں بندوں کو خدا ملتا ہے

اسکی صورت ہے جمالِ رُخِ یزداں کی نمود
اس کی سیرت ہے کہ قرآں کھلا ملتا ہے

اے خوشا صلّ علی منزلِ طیبا کا سفر
یہ وہ رستہ ہے کہ فردوس سے جا ملتا ہے

فکر میں جب ہوں ضیا بار حرم کے جلوے
نغمۂ شوق کو اک رنگ نیا ملتا ہے

شہرِ طیبا ہے عجب منزلِ عرفاں حافظؔ
کہ بہر گام جہاں درسِ وفا ملتا ہے

حافظ لدھیانوی